رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر - غلام نبی ❋ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

## فہرست مضامین





نمبر ۹۳ و ۹۴ | مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۶ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

## مدینۃ المسیح

۷ جون کو اگرچہ کسی قدر ابر تھا لیکن بعض اصحاب نے ہلال عید دیکھا اور عید ۸ جون کو ہوئی۔ نماز عید حضرت مسیح موعود کے باغ میں پڑھی گئی خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔ جو نہایت درد انگیز تھا۔

اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت پہلے ہی ناساز تھی۔ لیکن بہت دیر تک ایک خاص مجمع میں تقریر فرمانے کی وجہ سے حضور کی تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں۔

۹ جون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق زار اور نہایت مخلص مرید جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب متوطن گوڑیانی دارالامان میں فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ ۹ تاریخ صبح کے وقت جب حضرت خلیفۃ المسیح ڈاکٹر صاحب مرحوم کو دیکھنے کے لئے تشریف لیگئے۔ تو فرمایا آج صبح میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ڈاکٹر صاحب کے آنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور میں انکو اپنے مکان میں سے ۱۶ مرلہ زمین دیتا ہوں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب نے دنیا کو چھوڑ کر مسیح موعود کے پاس چلے گئے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت

… سے زائد عرصہ گذر رہا ہے کہ حضرت صاحب کو قریباً روزانہ بخار ہو جاتا ہے۔ پچھلے دنوں گلے اور ناک کی تکلیف کا حال احباب تک پہنچ چکا ہوں۔ ۹ جون کو بخار میں یکلخت زیادتی ہو گئی۔ اس کی وجہ سے جسم میں کمزوری اور بھی زیادہ ہو گئی۔ وزن جسمانی قد کے لحاظ سے جس قدر ہونا چاہیئے پہلے سے ہی کم ہے۔ مگر آج کل کے موجودہ وزن میں بھی چھ پونڈ کی کمی ہو گئی ہے۔

آج ۱۱ جون کی صبح کو میں مندرجہ بالا رپورٹ لکھ چکا تھا۔ اور ابھی ایڈیٹر صاحب الفضل کے حوالہ نہ کی تھی کہ دو بجے کے قریب پھر بخار میں زیادتی ہو گئی۔ اور اس وقت ۶ بجے شام ۱۰۳.۵ بخار ہے۔

۸ جون کی شام کو ۱۰۱ درجہ بخار تھا۔ اور ۱۰ جون کی صبح کو ۹۹ اور شام کو ۱۰۱۔ مگر گیارہ جون کو اور بھی زیادتی ہو گئی۔ اور بہت گھبراہٹ ہے۔ اللہ رحم فرمائے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ صحت عاجل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار (ڈاکٹر) حشمت اللہ قادیان

## اخبار احمدیہ

**انجمن احمدیہ بصرہ**

احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ انجمن احمدیہ بصرہ جنوری ۱۹۲۱ء سے باقاعدہ قائم ہے۔ آجکل اس کے ممبر مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) امیر - سید فتح علی شاہ صاحب کلرک ریلوے کینٹ بصرہ (۲) سکرٹری - خاکسار فیض الحق کلرک آرڈیننس ہیڈ ڈپو مارگل بصرہ (۳) محاسب - منشی ضیاء الحق صاحب کلرک آرڈیننس ہیڈ ڈپو - مارگل - بصرہ

**اطلاع** اُن تمام احباب کی خدمت میں جو بصرہ یا اس کے قرب وجوار میں ہوں یا ہو نئے ہندوستان سے تشریف لائیں۔ وہ مندرجہ بالا پتوں پر یا ملک محمد حسین صاحب پوسٹ انسپکٹر آئی۔ اے۔ ایم۔ ایس ریلوے سٹیشن بصرہ کے ہاں جہاں کہ ہدایت دار تمام دوست جمع ہوتے ہیں۔ مل سکتے ہیں۔ اور انکو چاہئے۔ کہ انجمن میں باقاعدہ ہر اتوار شامل ہوں۔ خاکسار فیض الحق خان۔ بصرہ

**احمدی مستورات لدھیانہ کا چندہ**

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کی معرفت صاحب موصوف کی ہمشیرہ نے لدھیانہ کی احمدی مستورات سے تینتیس ۳۳ روپے چندہ جمع کر کے ارسال کیا ہے وہاں کی قلیل جماعت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ رقم بہت ہی قابل قدر ہے۔ اور سلسلہ کے ساتھ جوش اور اخلاص کا ایک زرین نمونہ ہے۔ امید ہے کہ یہ مثال دیگر مقامات کے لئے بابرکت تحریک کا موجب ہوگی۔ ناظر بیت المال قادیان

**احباب ضلع انبالہ کو اطلاع**

میں امسال پنجاب ویٹرنری کالج لاہور سے پاس ہو کر ضلع انبالہ میں گشتی ڈیوٹی پر لگایا گیا ہوں۔ ضلع انبالہ کے احباب مجھے اپنے اپنے گاؤں سے مطلع کریں خاکسار عبد الستار۔ آئی وی اے ویٹرنری ہسپتال انبالہ شہر

**اعلان**

میرے والد محمد دلپذیر صاحب شاعر پنجابی بھیروی کی نسبت عام طور پر احمدی بھائیوں سے وہ غیر احمدی جو والد بزرگوار کی تصانیف کو پڑھا کرتے ہیں۔ ان کے احمدی یا غیر احمدی ہونے کی نسبت دریافت کرتے رہتے ہیں۔ سو ان سب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ والد بزرگوار اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اور آج کل قادیان دار الامان میں قیام پذیر ہیں۔ اور ان کی تصنیف احوال الآخرۃ جس میں المسیح و مہدی علیہ السلام کے متعلق نہایت تفصیلی نشانات مشہورہ لکھے گئے تھے۔ والد صاحب نے اس کی ترمیم میں ان سب نشانات کے وقوع پذیر ہو جانے کے متعلق لکھ دیا ہے۔ اور وہ کبھی کی شایع ہو چکی ہے۔ احباب دیکھ سکتے ہیں۔ منظور احمد خلف مولانا مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب شاعر پنجابی بھیروی از سلانوالی

**اعلان نکاح**

۱۳ مئی ۱۹۲۱ء کو میری لڑکی امۃ الغفور بیگم کا نکاح مستری نعمت اللہ خان ولد نواب خان پہاڑو والی ضلع لودہانہ حال وارد قادیان کے ساتھ یکصد روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ خاکسار مامون خان از قادیان

**ولادت**

۲۲ رمضان المبارک مطابق ۳۱ مئی ۱۹۲۱ء کو اللہ تعالیٰ نے عاجز راقم کے ہاں اپنے فضل و کرم سے دوسرا فرزند عطا کیا ہے۔ احمدی احباب سے دعا کے لئے التماس ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے بڑے بھائی کو سچا احمدی اور خادم سلسلہ بنائے۔ خاکسار دلاور شاہ از لاہور

**درخواست دعا**

احباب سے درخواست ہے۔ کہ میری ترقی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار گلاب خان احمدی۔ ڈپٹی پوسٹماسٹر رہتک

میرے بچہ انور پاشا کی صحت کے لئے احباب دعا کریں جو کان کے درد سے تین ماہ سے تکلیف میں ہے۔ محمد علی خان۔ اشرف از دوسوہا

میرا ایک دوست مقدمہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ مسکین گلاب الدین احمدی۔ موضع جگت پور

بیکر جی حافظ سید مختار احمد میاں صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ شاہجہانپور کی طبیعت عرصہ سے علیل ہے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حافظ صاحب موصوف کے واسطے نہایت خشوع سے دعا کریں۔ نیز [illegible] میں ہوں۔ میرے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد رونق حسین خان احمدی شاہجہانپور

میرے چچا صاحب کے بیٹے عزیزم مخدوم بشیر احمد نے امسال علی گڑھ کالج سے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ نیز وہ آجکل اکثر بخار کے عارضہ سے بیمار رہتا ہے۔ لہذا احباب ناظرین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی کامیابی و شفائے کامل کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار مخدوم محمد ایوب

ہر ایک اخبار پڑھنے والے کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے جملہ امور دینی و دنیوی کے حصول کیلئے توجہ سے دعا کریں۔ علی شیر احمدی از مقام زیرہ

**نماز جنازہ**

میرے گھر سے خط آیا ہے میری والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ خاکسار عبد القادر موٹر ڈرائیور بمقام ہمدان ملک ایران

کشمیر سے عزیز حکیم ولی الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی وفات کی خبر آئی ہے۔ احباب مرحومہ کا جنازہ پڑہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ خاکسار عبد الغفار کشمیری حال نزیل امرتسر۔

میرے تایا صاحب حکیم جلال الدین صاحب حضرت اقدس کے پرانے مرید مورخہ ۲۴ مئی کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ۔ احباب سے جنازہ پڑھنے کی درخواست ہے۔ خاکسار شیر محمد از ڈیرہ نانک

میاں ابراہیم صاحب احمدی کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھ دیں۔ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ سامانہ۔

خاکسار کا لڑکا عزیز بشیر احمد یکم جون ۱۹۲۱ء کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام شکر الٰہی سب پوسٹماسٹر دار برٹن

والدہ صاحبہ مکرمہ کا بعارضہ ہیضہ مورخہ ۲۳ رمضان بروز بدھ انتقال ہوا۔ اور برادر عزیز غلام حسین کا بھی اسی ہیضہ کی بیماری سے بروز جمعہ ۲۵ رمضان کو انتقال ہوا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ غلام حیدر نمبردار چک ۳۳ ۔ للیاں ضلع سرگودھ

اسماۃ نواب بیگم احمدی زوجہ میراں بخش احمدی گگڑی کنجاہ فوت ہو گئی ہے جنازہ غائب پڑھا جائے [illegible]

## سکھ مذہب کے متعلق تیاری کرنیوالے

جو صاحب سکھ مذہب کے متعلق تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلدی دفتر تالیف و اشاعت میں اپنی درخواستیں بھیجدیں تاکہ انکی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ یہ تعلیم وہ اصحاب حاصل کر سکینگے۔ جو دوسری تعلیم پا رہے ہوں یا اپنا کوئی اور شغل رکھتے ہوں کیونکہ ہر دن میں ایک آدھ گھنٹہ دی جایا کریگی۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان - ۹/۱۲ جون سنہ ۱۹۲۱ء

# مغربی افریقہ میں احمدیت

## مسلمان عیسائیت کے حلقہ بگوش ہوگئے

## احمدی مبلغ کے [illegible] عظیم الشان کام

## دردمندان اسلام کی امداد کی ضرورت

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب [illegible] مبلغ مغربی افریقہ کی ارسال کردہ تازہ چٹھی جو درج [illegible] جاتی ہے۔ اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ خدا کے فضل سے مبلغ احمدیت کو اپنے کام میں نہایت عظیم الشان کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ وہاں [illegible] بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کام اس قدر وسیع اور اہم ہے کہ ہماری جماعت کو اسے سرانجام دینے کیلئے خاص ہمت اور کوشش سے کام لینا ہوگا۔ ساتھ ہی چونکہ دیگر ممالک میں ہمارا تبلیغی کام روز بروز وسعت اختیار کر رہا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔ اور جو اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام اپنا فرض سمجھتی ہے۔ تبلیغی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اپنے اموال کو بیش از بیش فراخ دلی سے خدا کی راہ میں دیدے۔ تاکہ اس وجہ سے ہمارے مجاہدین کے راستہ میں کسی قسم کی روک پیش نہ آئے۔

اگر ہم اس وقت خدا کے سچے دین اسلام کے لئے جو کچھ دے سکتے ہیں۔ دینگے۔ اور [illegible] کوئی کمی نہ رکھینگے۔ تو اسی میں خدا تعالیٰ خاص برکت ڈالیگا۔ اور اس سے ایسے ایسے عظیم الشان کام ہونگے۔ کہ ہم خود حیران رہ جائینگے۔

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ جب ایسے مبلغین کی مسرت انگیز رپورٹیں پڑھے۔ تو صرف خوشی کا اظہار ہی کافی نہ سمجھے۔ بلکہ ان کی امداد کی طرف بھی متوجہ ہو۔ تاکہ ان کا کام دن بدن وسعت اختیار کرتا جائے۔

ایڈیٹر

## مسلمان نازک حالت میں

مخبر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ لیس الخبر کالمعاینۃ۔ ہر روز شیخ سعدی کے ترجمہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" کے ساتھ یاد آتا رہتا ہے۔ ہندوستان اور دنیا کے مسلمان سمجھتے ہیں کہ افریقہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ اور جیسا کہ بعض لوگوں نے بار بار شائع کیا۔ وہ یقین کرتے ہیں کہ لوگ مسلمان ہو رہے ہیں مگر حالات بالکل اسکے برعکس ہیں۔ مغربی افریقہ بالکل عیسائی ہے سرکاری عہدے۔ تعلیم۔ دولت۔ عزت۔ وجاہت تجارت سب عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جہالت۔ غربت۔ عدم اتفاق اور باہمی کشاکش ان مسلمانوں کا حصہ ہے۔ جو اکثر دوسرے حصص افریقہ سے آکر برطانوی علاقہ میں آباد ہوئے ہیں۔ سوائے نائجیریا کے اصل باشندے سب عیسائی یا بت پرست ہیں۔ اور عیسائیت دن بدن سب جگہ ترقی کر رہی ہے۔ سیرالیون میں مسیحی کالج اور سکول ہیں۔ اور ہر فرقہ مسیحی کے واعظ موجود ہیں۔ جو [illegible] سے اپنے مذہب کی تبلیغ پر صرف ہیں۔ مسلمان [illegible] دوسری تمام افریقی جگہوں کی نسبت بہتر حالت میں ہیں۔ [illegible] ان کا حصہ صفر ہے۔

گولڈ کوسٹ علاقہ عیسائی ہے۔ علاقہ فنٹی ([illegible]) میں صرف وہ مسلمان ہیں جنہوں نے احمدیت کا اعلان کیا ہے۔ اور صرف یہی لوگ گولڈ کوسٹ کے اصل مسلمان باشندے کہلا سکتے ہیں۔ باقی تمام اجنبی لوگ ہیں۔ جو شمالی وجنوبی نائجیریا یا وسط افریقہ کی دوسری ریاستوں سے گولڈ کوسٹ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور باہمی جنگ و جدل سے اپنے تئیں [illegible] کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایکرا مرکز حکومت گولڈ کوسٹ مسجد ان لوگوں کے باہمی فساد کی وجہ سے مقفل ہے۔ بعض [illegible] جو مسلمان تھے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے قائم مقام اب مسیحی ہیں۔

نائجیریا میں بھی مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ لیگوس میں دو بڑی جماعتیں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہیں اور عدالت میں مقدمات دائر ہیں۔ جامع مسجد میں فساد ہو چکا ہے۔ تمام قسم کے عیوب اور اسلام کی تعلیم سے ناواقفی و لاپرواہی نے ان لوگوں کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ ان کا نام تک عیسائیوں کی نظر میں کلمہ تحقیر ہے۔ عیسائیوں نے اگر کبھی کو گالی دینی ہو۔ تو انہیں "محمڈن" کہیں گے۔

سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائجیریا میں ایک بھی ایسا مدرسہ نہیں کہ جسے مسلمانوں کی تعلیمی درسگاہ کہا جا سکے۔ یا جہاں سے تعلیم پاکر مسلمان اللہ اور رسول کو پہچان سکیں اور دنیا میں عزت کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہوسکیں۔

### احمدی قوم کے سامنے بڑا کام

بہادران! امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بگڑی ہوئی بات بنانا اور اسکو تاریکی میں روشنی دکھانا [illegible] اسلام کو شیطان کے حملوں سے بچانا آپ کا کام ہے۔ افریقہ کا ہر گاؤں ہر قصبہ ہر شہر مسیحی مناد [illegible] ان کے اسکول ان کے کالج ان کا اثر اور ہر طرف زور ہے ہزاروں میل کے رقبہ اور لاکھوں انسانوں میں میں صرف تن تنہا ہوں۔ مجھے نہ صرف خوراک، آب و ہوا سے جنگ کرنی پڑتی ہے بلکہ حکام کی غلط فہمیوں سے بھی سابقہ ہے۔ [illegible] گو میں ان تمام مشکلات اور تشویش کی حالت میں حضرت نعمت اللہ ولی کا شعر پڑھتا اور دل کو بہلاتا ہوں ؎

غم مخور زانکہ من درین تشویش ۔ خرمی وصل یار می بینم

لیکن میرا دل گھبرا رہا ہے اور ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید

[illegible] زین العابدین

[illegible] آکر مجھے بتاؤ کہ [illegible]

[illegible] دستگیر اور حامی نہیں ۔

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان - ۹/۱۲ جون سنہ ۱۹۲۱ء

# مغربی افریقہ میں احمدیت

## مسلمان عیسائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے

## احمدی مبلغ کے سامنے عظیم الشان کام

## دردمندان اسلام کی امداد کی ضرورت

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ مغربی افریقہ کی ارسال کردہ تازہ چٹھی جو درج ذیل کی جاتی ہے اس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ خدا کے فضل سے مبلغ احمدیت کو اپنے کام میں نہایت عظیم الشان کامیابی ہو رہی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کام اسقدر وسیع اور اہم ہے کہ ہماری جماعت کو اسے سرانجام دینے کیلئے خاص ہمت اور کوشش سے کام لینا ہو گا ساتھ ہی ساتھ ہی چونکہ دیگر ممالک میں ہمارا تبلیغی کام روز بروز وسعت اختیار کر رہا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔ اور جو اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام اپنا فرض سمجھتی ہے۔ تبلیغی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اپنے اموال کو بیش از بیش فراخدلی سے خدا کی راہ میں دیوے۔ تاکہ اسوجہ سے ہمارے مجاہدین کے راستہ میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ پیش آئے۔

اگر ہم اسوقت خدا کے سچے دین اسلام کے لئے جو کچھ دے سکتے ہیں۔ دے دینگے۔ اور اپنی طرف سے کوئی کمی نہ رکھینگے۔ تو اسی پر خدا تعالیٰ خاص برکت ڈالیگا۔ اور اس سے ایسے ایسے عظیم الشان کام ہونگے۔ کہ ہم خود حیران رہ جائینگے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ جب اپنے مبلغین کی مسرت انگیز رپورٹیں پڑھے۔ تو صرف خوشی کا اظہار ہی کافی نہ سمجھے۔ بلکہ ان کی امداد کی طرف بھی متوجہ ہو۔ تاکہ ان کا کام دن بدن وسعت اختیار کرتا جائے۔

ایڈیٹر

## مسلمان نازک حالت میں

بحضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ لیس الخبر کالمعاینۃ۔ ہر روز شیخ سعدی کے ترجمہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" کے ساتھ یاد آتا رہتا ہے۔ ہندوستان اور دنیا کے مسلمان سمجھتے ہیں کہ افریقہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ اور جیسا کہ مسیحی لوگوں نے بار بار شائع کیا وہ یقین کرتے ہیں کہ لوگ مسلمان ہو رہے ہیں مگر حالات بالکل اسکے برعکس ہیں۔ مغربی افریقہ بالکل عیسائی ہے سرکاری عہدے۔ تعلیم۔ دولت۔ عزت۔ وجاہت تجارت سب عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جہالت۔ غربت۔ عدم اتفاق اور باہمی کشاکش ان مسلمانوں کا حصہ ہے۔ جو اکثر دور کے حصص افریقہ سے آکر برطانوی علاقہ میں آباد ہو گئے ہیں۔ سوائے نائجیریا کے اصل باشندے سب عیسائی یا بت پرست ہیں۔ اور عیسائیت دن بدن سب جگہ ترقی کر رہی ہے۔ سیرالیون میں مسیحی کالج اور اسکول ہیں۔ اور ہر فرقہ مسیحی کے واعظ موجود ہیں۔ جو بڑی تندہی سے اپنے مذہب کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ یہ مسلمان گو دوسری تمام افریقی جگہوں کی نسبت بہتر حالت میں ہیں۔ مگر تعلیم میں ان کا حصہ صفر ہے۔

گولڈ کوسٹ قریباً سب کا سب عیسائی ہے۔ علاقہ فینٹی (Fanti) میں صرف دہ مسلمان ہیں جنہوں نے احمدیت کا اعلان کیا ہے۔ اور صرف یہی لوگ گولڈ کوسٹ کے اصلی مسلمان باشندے کہلا سکتے ہیں۔ باقی تمام اجنبی لوگ ہیں۔ جو شمالی و جنوبی نائجیریا یا وسط افریقہ کی دوسری ریاستوں سے گولڈ کوسٹ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور باہمی جنگ و جدل سے اپنے تئیں خاص طور پر ممتاز کر رہے ہیں۔ یہاں کی ایک مرکز حکومت گولڈ کوسٹ کی مسجد ان لوگوں کے باہمی فساد کی وجہ سے مقفل ہے بعض رؤساء جو مسلمان تھے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے قائمقام اب مسیحی ہیں۔

نائجیریا میں بھی مسلمانوں کی یہی حالت ہے لیگوس میں دو بڑی جماعتیں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہیں اور عدالت میں مقدمات دائر ہیں۔ جامع مسجد میں فساد ہو چکا ہے۔ تمام قسم کے عیوب اور اسلام کی تعلیم سے ناواقفی ولاپرواہی نے ان لوگوں کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ ان کا نام تک عیسائیوں کی نظر میں کلمہ تحقیر ہے۔ عیسائیوں نے اگر کسی کو گالی دینی ہو۔ تو اسے "محمڈن" کہیں گے۔

سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائجیریا میں ایک بھی ایسا مدرسہ نہیں کہ جسے مسلمانوں کی تعلیمی درسگاہ کہا جا سکے۔ یا جہاں سے تعلیم پا کر مسلمان اللہ اور رسول کو پہچانتے اور دنیا میں عزت کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو سکیں۔

## احمدی قوم کے سامنے بڑا کام

برادران! امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بگڑی ہوئی کا یہ حال اور اسکو تاریکی میں روشنی دکھانے کیلئے اسلام کو شیطان کے حملوں سے بچانے کیلئے آپ کا کام ہے۔ افریقہ کا ہر گاؤں ہر قصبہ ہر شہر مسیحی مشنوں سے پر ہے۔ ان کے اسکول ان کے کالج ان کا اثر اور ہر طرف زور۔ ہزاروں میل کے رقبہ اور لاکھوں انسانوں میں میں صرف تن تنہا ہوں۔ مجھے نہ صرف خوراک، آب و ہوا سے جنگ کرنا پڑتا ہے بلکہ حکام کی غلط فہمیوں سے بھی سابقہ پڑتا رہتا ہے گو میں ان تمام مشکلات اور تشویش کی حالت میں حضرت نعمت اللہ ولی کا شعر پڑھتا اور دل کو بہلاتا ہوں ؎

غم مخور زانکہ من دریں تشویش ۔ خرمی وصل یار می بینم

لیکن میرا دل گھبرا رہا ہے اور ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کا سماں میری آنکھوں کے سامنے آکر مجھے بیتاب کر دیتا ہے۔ اللہ کے سوا میرا کوئی دستگیر اور حامی نہیں۔

گئے ہیں سامنے (۱) سیرالیون - گولڈ کوسٹ اور نائجیریا میں سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے تین ہائی سکول قائم کرنا اور ہر جگہ پرائمری مدرسہ کھولنا۔

(۲) مقامی زبانوں میں وعظ کرنیوالے مبلغ تیار کرنا

(۳) موجودہ اماموں اور معلموں کی اصلاح کرنا۔

(۴) مرکز میں دار التبلیغ بنانا چار اہم کام ہیں۔ جو عام کام کے عنوان سے نیچے ہیں

ان کے سوا مخصوص کام یہ ہے کہ:۔

(۱) نو احمدی فیجی مسلمانوں کے ایک ہزار بچہ کا ختنہ کیا جائے

(۲) فیجی زبان میں انکو احکام اسلام و احمدیت سے آگاہ کیا جائے۔

(۳) دس بڑے بڑے فیجی مرکزوں میں مدرسے کھولے جائیں

(۴) سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ تعمیر کیا جائے۔

یہ بہت بڑا اہم کام ہے۔ جو اس عاجز ضعیف کمزور انسان کے سامنے نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے سامنے ہے۔

## من انصاری الی اللہ

برادران! وہ جو گرمی میں برف اور شربت پی کر پیاس بجھاتے ہیں۔ ان سے کہدیں۔ کہ احمدی مبلغ کو کوئیں کا پانی بھی میسر نہیں آتا۔ اور کہ اُسے پیاس بجھانے کے لئے بعض وقت پیاس بجھانے کی گولیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔

وہ جو گھوڑوں۔ بگھیوں۔ موٹروں۔ بیل گاڑیوں پر سوار پھرتے ہیں۔ ان سے کہدیں کہ داعی اسلام کو گھنے جنگلوں میں سے پیدل گذرنا پڑتا ہے۔

وہ جو دودھ گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں استعمال کرتے ہیں۔ انکو بتلائیں کہ خادم احمدیت کے لئے یہ چیزیں خواب میں کیوں ہیں؟ اللہ کے لئے اس کے رسول کیلئے حفاظت و اشاعت اسلام کیلئے۔ پس مبارک ہے وہ جو اس مسافر سرگرداں۔ وطن بیکس۔ در بدر پھرنے والے فقیر کی صدا پر لبیک کہے اور اس بڑے کام میں جو احمدی جماعت کے سامنے ہے ۔۔۔ مدد گار ہو۔ اے میرے تمام لوگو! جو دل میں اسلام کا درد رکھتے ہو ۔۔۔ اپنے تئیں اسلام کے شیدائیوں میں شمار کرتے ہو۔ اور ۔۔۔ حضرت مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے ۔۔۔ میں ہے۔ اور تبلیغ اسلام ۔۔۔

ہزاروں میل رقبہ اور لاکھوں انسانوں میں حفاظت و اشاعت اسلام کا کام ہو سکے۔ آدمیوں کا ہند سے یہاں آنا مشکل اور پُرخطر ہے۔ ہاں روپیہ آسکتا ہے اور وہ بڑا کام جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ نیک دل انگریز دل اور ہمدردان اسلام تعلیم یافتہ افریقن لوگوں کی مدد سے کیا جا سکتا ہے۔

یاد رکھو! یہ خدا کا کام ہے ہو کر رہیگا۔ لیکن اگر تم نے بے توجہی دکھائی۔ تو اسلام قیامت کے دن تم کو ملزم کریگا اور کہیگا ؎

پیش چشمانِ شما اسلام در خاک اوفتاد
چیست عذرے پیش حق اے مجمع المتنعمین (مسیح موعودؑ)

پس اُٹھو اور اپنی کوششوں کو پہلے سے بہت زیادہ کردو اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں لگا دو۔ تا خدا کے دین کی حفاظت کے ظاہری سامان کئے جائیں ؛

## دو نو مسلم

بلال منڈس اور عبدالعزیز فرانسس نام دو نوجوان گذشتہ اشاعت کے بعد دین حقہ اسلام میں داخل ہوئے۔ چونکہ رومن کیتھولک تھے۔ اسلئے ان کو خطرہ تھا۔ کہ رومن کیتھولک علماء بد دعا کرینگے۔ میں نے یقین دلایا۔ کہ اب Grace (فضل) کے نیچے صرف احمدی ہیں۔ اور کوئی شخص خادم احمدؑ کے مقابل دعا کرکے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تسلی قلب ہو جانے پر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور منڈس Mends بلال Francis عبدالعزیز ہو گیا۔ اللہ انہیں استقامت کی توفیق بخشے۔

## سالٹ پانڈ سے سرہا

سالٹ پانڈ میں ایک ماہ قیام اور متفرق تبلیغ کے بعد عاجز یکم اپریل کو سرہا ... نام جگہ کی طرف جو سالٹ پانڈ سے ۷۰ میل اندرون ملک ہے سے روانہ ہوا اور فیجی چیف مہدی کے ساتھ پہلے ایک گاؤں ... ایلیان کے رئیس سے ملاقات کرکے اسے تبلیغ کی۔ اور یہ دیہاتی مسیحی رئیس اسقدر متاثر ہوا کہ اس نے مسلمانوں کی طرح لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے پر ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اللہ تعالےٰ سے امید ہے ... وقت میں اسلام قبول کریگا۔

ایلیان سے روانہ ہو کر ہم سرہا پہونچے۔ اور میرے ساتھ دو فیجی ترجمان تھے۔ سرہا میں نو احمدی ایک ہزار مرد و عورت کی تعداد میں قرب و جوار کے گاؤں سے آکر جمع تھے۔ انہوں نے اپنے طرز پر اگر اسے "شاندار" کہا جا سکے تو واقعی شاندار استقبال کیا۔ مشن کے دروازے کھلے گئے۔ جھنڈا ہاتھ میں لیکر نئے کپڑے پہنے ہوئے لڑکے اور لڑکیاں صلی علیٰ محمد سیدنا محمد سیدنا محمد صلی علیٰ محمد پڑھتے ہوئے اور اپنے افریقی لہجہ و طرز میں اظہار خوشی و مسرت کرتے ہوئے سرہا سے ایک میل پر استقبال کے لئے آئے۔

(خدا کی قسم! یہ سیاہ فام افریقن مخلصین مجھے بہت ہی پیارے ہیں۔ ان کی اخلاص ... قدر ہے)

اور مقام جلسہ یعنی ... پہونچکر میں نے ایک تقریر کی۔ اور اس کے بعد خطبہ پڑھا۔ خطبہ کے بعد رؤسا نے نذریں پیش کیں ... چاول۔ فیمن کا دودھ۔ ایک بھیڑ اور شکر ... نذر کیا۔ جسے قبول کرکے مناسب تقسیم کرنے ... کر دی ؛

ان لوگوں کی ... سخت اصرار تھا کو میں گاؤں میں قیام کیا۔ اور اللہ کے رسول ذاحسان کو یاد کرتے ہوئے تیاگ اور ڈبل روٹی ... پر گذارہ کیا۔ آدم افریقن بجار لانی والے مچھر ... حملوں سے اللہ کی پناہ مانگ کر آرام کرنے کا ارادہ کر دیا۔ شام کو سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہوا۔ اور کھانے۔ پینے۔ شادی۔ مرگ پیدائش کے احکام و مسائل بیان کئے۔ جن سے احمدی و غیر مسلم سب متاثر ہوئے۔ الحمد للہ

## سرہا سے ایکرا

سرہا سے ۲۰ اپریل کی صبح کو روانہ ہوا۔ اور ... Accra ایکرا صدر مقام گولڈ کوسٹ کا رخ کیا۔ سرہا سے ایکرا قریباً ایک سو میل ہے۔ اور سویڈرو نام جگہ سے وہاں تک سڑک جاتی ہے۔ اس سڑک پر موٹریں چل جاتی ہیں۔ مگر آبادی سے ڈھب طور پر زیادہ ہے۔ راستہ میں ہر جگہ عیسائی مشن اور گرجے ہیں۔ سویڈرو میں ایک لائبیرین مسیحی پادری سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مانر دیا ... تاہم لائبیریا میں آنے اور وعظ کرنے کی دعوت

میرے سامنے (۱) سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں سکینڈری ایجوکیشن کے لئے تین ہائی سکول قائم کرنا اور ہر جگہ پرائمری مدرسہ کھولنا۔

(۲) مقامی زبانوں میں وعظ کرنیوالے مبلغ تیار کرنا

(۳) موجودہ ماسٹروں اور معلموں کی اصلاح کرنا۔

(۴) مرکز میں دار التبلیغ بنانا چار اہم کام ہیں۔ جو عام کام کے عنوان کے نیچے ہیں

ان کے سوا مخصوص کام یہ ہے کہ:۔

(۱) نو احمدی فنیٹی مسلمانوں کے ایک ہزار بچہ کا ختنہ کیا جائے

(۲) فنیٹی زبان میں انکو احکام اسلام و احمدیت سے آگاہ کیا جائے۔

(۳) دس بڑے بڑے فنیٹی مرکزوں میں مدرسے کھولے جائیں

(۴) سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ تعمیر کیا جائے۔

یہ بہت بڑا اہم کام ہے۔ جو اس عاجز ضعیف کمزور انسان کے سامنے نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے سامنے ہے۔

### من انصاری الی اللہ

برادران! وہ جو گرمی میں برف اور شربت پی کر پیاس بجھاتے ہیں۔ ان سے کہدیں۔ کہ احمدی مبلغ کو کوئیں کا پانی بھی میسر نہیں آتا۔ اور کہ اُسے پیاس بجھانے کے لئے بعض وقت پیاس بجھانے کی گولیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔ وہ جو گھوڑوں۔ بگھیوں۔ موٹروں۔ بیل گاڑیوں پر سوار پھرتے ہیں۔ ان سے کہدیں کہ داعی اسلام کو گھنے جنگلوں میں سے پیدل گذرنا پڑتا ہے۔

وہ جو دودھ و گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں استعمال کرتے ہیں۔ انکو بتلائیں کہ خادم احمد کے لئے یہ چیزیں خواب ہیں کیوں؟ اللہ کے لئے اس کے رسول کیلئے حفاظت و اشاعت اسلام کیلئے۔ پس مبارک ہے وہ جو اس مسافر سرگرداں۔ دیس بدیس۔ در بدر پھرنیوالے فقیر کی صدا پر لبیک کہے اور اس بڑے کام میں جو احمدی جماعت کے سامنے ہے مددگار ہو۔ اے میرے تمام لوگو! جو دل میں اسلام کا درد رکھتے ہو اور اپنے تئیں اسلام کے شیدائیوں میں شمار کرتے ہو۔ اور حفاظت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوئے ہو۔ سنو! اسلام خطرہ میں ہے۔ اور مبلغ اسلام کی مدد کرو تا مغربی افریقہ کے ہزاروں میل جنگل اور لاکھوں انسانوں میں حفاظت و اشاعت اسلام کا کام ہو سکے۔ آدمیوں کا ہند سے یہاں آنا مشکل اور پُر خطر ہے۔ اور روپیہ آسکتا ہے۔ اور وہ بڑا کام جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ نیا سول انگریزی اور ہمدرد اسلام تعلیم یافتہ افریقن لوگوں کی مدد سے کیا جا سکتا ہے۔

یاد رکھو! یہ خدا کا کام ہے ہو کر رہیگا۔ لیکن اگر تم نے بے توجہی دکھائی۔ تو اسلام قیامت کے دن تم کو ملزم کریگا اور کہیگا ؎

پیش چشمان شما اسلام در خاک اوفتاد
چیست عذرے پیش حق اے مجمع المتنعمین (مسیح موعود)

پس اٹھو اور اپنی کوششوں کو پہلے سے بہت زیادہ کر دو اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں لگا دو۔ تا خدا کے دین کی حفاظت کے ظاہری سامان کئے جا سکیں۔

### دو نو مسلم

بلال مندس اور عبد العزیز فرانسس نام دو نوجوان گذشتہ اشاعت کے بعد دین حقہ اسلام میں داخل ہوئے۔ چونکہ رومن کیتھلک تھے۔ اسلئے ان کو خطرہ تھا کہ رومن کیتھلک پادری بد دعا کرینگے۔ میں نے یقین دلایا۔ کہ اب Grace (فضل) کے نیچے صرف احمدی ہیں۔ اور کوئی شخص خادمان احمد کے مقابل دعا کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تسلی قلب ہو جانے پر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور مندس Mends بلال اور Francis عبد العزیز ہو گیا۔ اللہ انہیں استقامت کی توفیق بخشے۔

### سالٹ پانڈ سے سرہا

سالٹ پانڈ میں ایک ماہ قیام اور متفرق تبلیغ کے بعد عاجز یکم اپریل کو سرہا [illegible] نام جگہ کی طرف جو سالٹ پانڈ سے ۵۰ میل اندرون ملک میں ہے روانہ ہوا اور فنیٹی حبیب مہدی کے ساتھ پہلے ایک گاؤں [illegible] ایسیان کے رئیس سے ملاقات کر کے اسے تبلیغ کی۔ اور یہ دیہاتی مسیحی رئیس اسقدر متاثر ہوا کہ اس نے مسلمانوں کی طرح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے پر ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اللہ تعالے سے امید ہے کہ دوسری ملاقات میں اسلام قبول کریگا۔

ایسیان سے روانہ ہو کر ہم سرہا پہونچے۔ یہاں میرے ساتھ دو فنیٹی ترجمان تھے۔ سرہا میں نو احمدی ایک ہزار مرد و عورت کی تعداد میں قریب و جوار کے گاؤں سے آکر جمع تھے۔ انہوں نے اپنے طرز پر اگر ایسے "شاندار" کہا تو واقعی شاندار استقبال کیا۔ بانس کے دروازے کھڑے کئے گئے۔ جھنڈا ہاتھ میں لیکر نئے کپڑے پہنے ہوئے لڑکے اور لڑکیاں صل علے محمد سیدنا محمد سیدنا محمد صل علے محمد پڑھتے ہوئے اور اپنے افریقی لہجہ و طرز میں اظہار خوشی و مسرت کرتے ہوئے سرہا سے ایک میل پر استقبال کے لئے آئے۔

(خدا کی قسم! یہ سیاہ فام افریقن مخلصین مجھے بہت ہی پیارے ہیں۔ ان کا اخلاص قابل قدر ہے)

اور مقام جلسہ یعنی سرہا میں پہونچکر میں نے ایک تقریر کی۔ اور اس کے بعد خطبہ جمعہ پڑھا۔ خطبہ کے بعد رؤسا نے نذریں پیش کیں۔ انڈہ مرغی۔ چاول۔ فین کا دودھ۔ ایک بھیڑ اور شکر اس عاجز کی نذر کیا جسے قبول کر کے مناسب تقسیم کرنے کی ہدایت کر دی۔

ان لوگوں کی بدرخواست کل رات کو ہم گاؤں میں قیام کیا۔ اور اللہ کے فضل و احسان کو یاد کرتے ہوئے چنے اور ڈبل روٹی کے ٹکڑوں پر گذارہ کیا۔ اور افریقن بخار لانے والے مچھر کے حملوں سے اللہ کی پناہ مانگ کر آرام سے سونے کا ارادہ کر لیا۔ شام کو سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہوا۔ اور کھانے۔ پینے۔ شادی۔ مرگ۔ پیدائش کے احکام و مسائل بیان کئے۔ جن سے احمدی و غیر مسلم سب متاثر ہوئے۔ الحمد للہ

### سرہا سے ایکرا

سرہا سے ۲-۱ اپریل کی صبح کو روانہ ہوا اور Accra ایکرا صدر مقام گولڈ کوسٹ کا رخ کیا۔ سرہا سے ایکرا قریباً ایک سو میل ہے۔ اور سویڈرو نام جگہ سے وہاں تک سڑک جاتی ہے۔ اس سڑک پر موٹریں چل جاتی ہیں۔ مگر کرایہ بے ڈھب طور پر زیادہ ہے۔ راستہ میں ہر جگہ عیسائی مشن اور گرجے ہیں۔ سویڈرو میں ایک لائبیرین مسیحی پادری سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مانروویا صدر مقام لائبیریا میں آنے اور وعظ کرنے کی دعوت

دی۔ اور ایکوایا نگٹ نام گاؤں میں جہاں دوسرے موٹر کا انتظار کرنا پڑا۔ بعض مسیحی دوکانداروں سے ملاقات ہوئی۔ اور ان لوگوں نے بائبل کی پیشگوئیاں کو نہایت توجہ سے سُنا۔ شام کو ایکرا مع الخیر پہونچا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ مہینوں کے بعد جنگل سے آبادی میں آیا ہوں۔ ایکرا اچھا قصبہ ہے۔ اور یورپین طرز پر بنا ہوا ہے۔ گورنر کے قیام کی وجہ سے خوب پُر رونق اور آباد ہے۔

**ایکرا میں قیام اور افریقہ میں ہندوستان**

اس جگہ کوئی ہوٹل یا مسافروں کے قیام کی جگہ نہیں۔ موٹر والے صاحب بہادر نے مجھے بازار میں اتار دیا۔ اور میں چپکے سے اُتر گیا۔ اور راہ چلتے لوگوں سے کسی ہوٹل کا پتہ پوچھا۔ ہوٹل کا پتہ معلوم نہ ہونے پر ہندوستانیوں کا نام لیا۔ اور Indian کہنا تھا کہ ایک لڑکا مجھے ساتھ لیکر میسرز دیالداس اینڈ سنز کی دکان پر لے گیا۔ شریف ہندوستانی ہموطن جو حیدرآباد سندھ کے رہنے والے ہیں۔ اس تپاک اور محبت اور پیار سے پیش آئے۔ اور اسقدر خاطر مدارات کی۔ کہ واقعی "افریقہ میں ہندوستان" نظر آیا۔ میں پانچ روز ایکرا میں رہا۔ اور میرے میزبانوں نے ہر میسر ہندوستانی کھانا تیار کیا۔ کڑاہ پرشاد۔ پوری بقدر دودھ (جو ایکرا میں قلیل تعداد میں میسر آسکتا ہے) مہیا کیا۔ میسرز دیالداس اینڈ سنز کے علاوہ یہاں ایک اور ہندوستانی فرم ہے۔ جن کا نام میسرز مولچند چوئتھرمل ہے۔ ایک دن ان کے ہاں مہمان ہوا۔ اور وہ بھی نہایت اخلاق محبت اور خاطر سے پیش آئے اور پوری توجہ اور کمال الفت سے میری مہمان نوازی کی۔ اللہ ان کو بہت بہت اجر دے۔

**ایکرا میں تبلیغ تین لیکچر**

گھر پر رامائن اور حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے کلام سے کام لیا جاتا رہا۔ اور داشتہ آید بکار کی تمثیل پر عمل ہوتا رہا۔ اور باہر مسلمانوں کو ان کی مقفل مسجد کے سامنے وسیع میدان میں وعظ کرکے ملزم کیا۔ دو تقریریں مسلمانوں میں کیں۔ اور حضرت مسیح موعود کی آمد نیز وفات مسیح کا ذکر کیا۔ اور ایک تقریر یہاں نیٹو کلب میں مسیحی لوگوں کو مخاطب کرکے کی۔ مسلمانوں میں تقریروں کے وقت تین ترجمان میرے دائیں بائیں پیچھے کھڑے تھے۔ ایک زبان یوروبا میں اور دوسرا زبان ہوسا میں اور تیسرا زبان وانگری میں میرے کلمات کا ترجمہ کرتا تھا۔ یہ ایک عجیب سماں تھا۔ یہاں میرا فوٹو لیا گیا۔ اور انہی تقریروں میں عجیب یہ اتفاق ہوا۔ کہ ایک سینیگال علاقہ فرانس کے مولوی صاحب نے عربی زبان میں برسر اجلاس آیت يٰعِيسٰى اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ کی تفسیر طلب کی۔ یہ میرے لئے نازک وقت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دستگیری کی۔ گونگے کو زبان لگ گئی اور چند منٹ تک عربی میں تقریر کی۔ جسے نیک دل مولوی نے فوراً سمجھ لیا۔ اور لوگوں کو بھی سمجھایا۔

نیٹو کلب میں افریقہ کی تاریخ کے اندر پہلا موقعہ تھا کہ ایک اسلامی مشنری نے تقریر کی۔ میں نے تقریر کا مضمون How to be free from sins گناہ سے کس طرح نجات ہو سکتی ہے۔ رکھا۔ اور اسلام کے اصول بیان کئے۔ جسے تعلیم یافتہ حاضرین نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔

**ایکرا سے روانگی**

۷۔ اپریل کو میں یہ دیکھنے کے بعد کہ اللہ کے فضل سے ایکرا میں عیسائیوں کے خیالات اسلام کی نسبت ہمدردانہ ہیں اور مسلمان پانچ روز کی متواتر گفتگو کے بعد احمدیت کی طرف مائل ہیں۔ اطمینان قلب کے ساتھ روانہ ہوا اور ساحل بحر پر مسلمانوں کا مجمع اور جناب تاراچند مینیجر میسرز دیالداس اینڈ سنز و جناب نارائن داس مینیجر چوئتھرمل و مولچند ابنائے وطن رخصت کے لئے تشریف لائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

**ایکرا سے لیگوس**

ایکرا میں پانچ روز ہندوستانیوں کا مہمان رہ کر میں بھول گیا تھا کہ افریقہ میں ہوں۔ مگر جہاز Akaba ایکابو پر آتے ہی متلی اور چکر آنے نے سفر یاد دلا دیا۔ اور ایک دن نہایت تکلیف کا گذارا۔ دوسرے دن علی الصبح ۸۔ اپریل کو جہاز لیگوس صدر مقام حکومت نائجیریا کی بندرگاہ میں پہونچا۔ اور جناب Immigration officer افسر محکمہ احتساب نو واردان سے ملنے اور تختہ جہاز پر ہی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سے ملاقات کرنے کے بعد جہاز سے اُترنے کی اجازت ہوئی۔ اور خشکی پر آتے ہی احمدی احباب اور جناب شیتا سے اور ان کے احباب سے جو استقبال کے لئے آئے تھے۔ ملاقات ہوئی۔

اس ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد میں جناب کمشنر پولیس اور ۳ بجے جناب ریذیڈنٹ صاحب کولون سے ملاقی ہوا۔

ہر دو اصحاب نہایت ادب اور محبت سے پیش آئے۔ چونکہ جمعہ کا دن تھا۔ اسلئے مسجد احمدیہ میں نماز جمعہ ادا کی اور انگریزی میں خطبہ پڑھا۔ جس کا ترجمہ یوروبا میں امام مسجد مسٹر اجوس [illegible] نے کیا۔

**لیگوس**

یہاں کے حالات انشاء اللہ دوسرے خط میں لکھونگا۔ سردست یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ (۱) تین پبلک لیکچر دے چکا ہوں (۲) خطبات جمعہ اور درس قرآن حدیث و فتاویٰ احمدیہ شروع ہے۔ (۳) ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ (۴) دوست خوش اور دشمن حیران ہیں۔ (۵) دو احمدی بچوں کے عقیقے (۶) اور ایک خطبہ نکاح ہو چکا ہے۔

دعاؤں کا محتاج

مسافر عبدالرحیم نیر - ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۱ء

---

**ہندو دھرم میں چھوت چھات گناہ**

مسٹر گاندھی نے احمدآباد میں اچھوتوں کی ایک کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے اپنے مذہب کی ایک غلطی کا بالفاظ ذیل ذکر کیا کہ:۔

"میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں نے ہندو دھرم کی اصلی سپرٹ کو سمجھ لیا ہے۔ ہندو دھرم نے اچھوت پن کی اجازت دیکر ایک گناہ کیا ہے۔ اس نے ہمیں سلطنت میں اچھوت بنا دیا" (آریہ گزٹ ۵ مئی)

فی الواقع ہندو دہرم نے چھوت چھات کو جاری کرنے میں سخت گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ہندو صاحبان۔ بلی۔ کتے۔ وغیرہ کو چھو لینا تو جائز سمجھتے ہیں لیکن اشرف المخلوقات انسان کو اچھوت قرار دیکر اس کے سایہ تک سے بھاگتے ہیں۔ مسٹر گاندہی اگر ہندو دہرم کو اس "گناہ" سے پاک کر سکیں۔ تو ان کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رہیگا۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کی کوشش بھی صرف انہیں اقوام تک محدود ہے۔ جو ہندوؤں کی ادنیٰ اقوام کہلاتی ہیں۔ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے متعلق جو ان ادنیٰ اقوام کے مقابلہ میں ہر طرح فوقیت رکھتے ہیں۔ چھوت چھات کے بندھنوں کو توڑنے کے لئے وہ بھی تیار نہیں ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ جہاں وہ ہندوؤں کو "ادنیٰ اقوام" کے ساتھ خلا ملا رکھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور ان کے بارے میں چھوت کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے متعلق انہوں نے کبھی کچھ نہیں کہا۔ حالانکہ ہندو صاحبان مسلمانوں سے بھی چھوت چھات کے معاملہ میں وہی سلوک کرتے ہیں۔ جو ذلیل سے ذلیل اور ادنیٰ سے ادنیٰ اقوام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

کیا مسٹر گاندہی اس طرف بھی متوجہ ہونگے یا مسلمانوں کے بارے میں چھوت چھات کو ہندو دہرم کا گناہ نہیں سمجھتے۔

اگر مسٹر گاندہی اور ان کے پیرو مسلمانوں کو عملی طور پر وہ درجہ دینے کیلئے بھی تیار نہ ہوں۔ جو ادنیٰ ترین اقوام کو دے رہے ہیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کو وہ ان سے بھی گیا گذرا سمجھتے ہیں۔

## کیا مسیح موعود تارک صوم تھے

کسی شخص ممتاز ہاشمی کا مضمون اخبار اہلسنت مورخہ یکم مئی میں بعنوان "تمرد تیغی" شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ افترا پردازی میں ممتاز ہونے کا ثبوت یوں دیتا ہے کہ:-

"پنجاب کا نبی غلام احمد قادیانی جو کہ خطابات اور القابات جو ان کی جماعت یا اس نے خود الہامی دعویٰ کی آڑ میں اپنے لئے تجویز کئے ہیں باوجود دعوائے نبوت و رسالت روزہ جیسے محبوب و پسندیدہ عبادت کے تارک تھے۔ اور اکثر روزہ نہ رکھتے۔ اور مختلف حیلوں سے روزے کو ہضم کر جاتے تھے اور یہی نہیں بلکہ تو شاید انجہانی قادیانی نے گذشتہ زمانہ میں یا دعویٰ نبوت و رسالت سے قبل ہی رکھا ہوگا مدعی رسالت و نبوت ہونے کے بعد تو دیکھا نہیں۔ کہ آپ نے کبھی کوئی روزہ رکھا ہو"

اگرچہ ایڈیٹر اہلسنت نے مذکورہ بالا الفاظ کے متعلق یہ لکھ کر کہ "روزہ وغیرہ عبادت کے ترک کر دینے کا حال مضمون نگار صاحب کو معلوم ہو گا۔ ہم کو تو اس کا علم نہیں۔ واللہ اعلم" اس افترا پردازی کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہم ممتاز ہاشمی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اور اس کے تمام ساتھی ملکر ثبوت دیں کہ (۱) حضرت مسیح موعود اکثر روزہ نہ رکھتے تھے (۲) آپ نے مختلف حیلوں سے روزے ہضم کر جاتے تھے (۳) کس نے حضرت مسیح موعود کو دعویٰ کے بعد کتنا عرصہ دیکھا کہ آپ نے کبھی روزہ نہیں رکھا۔

اگر ان باتوں کا ثبوت نہ دیا جائے تو یاد رہے کہ وہ یہ سچ جو جھوٹ کی تائید کا محتاج ہے۔ وہ لعنت ہے۔ اور تم لوگ اپنے مذہب کی تائید کے لئے جو جھوٹ بولتے ہو اپنے مذہب کی تائید نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا اور بیڑا غرق کرتے ہو۔ خدا انہیں سمجھ دے۔

## میاں کرم دین کی غلطی پر آریہ اخباروں کی بھپو ہڑائی

میاں کرم دین کے حالات سفر شائع کرنے کا یہ مقصد تھا کہ جس جوش اور شوق سے اس نے نہایت بے سرو سامانی کی حالت میں اتنا لمبا اور اسقدر کٹھن سفر کیا۔ اس کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور اپنی جماعت کے نوجوانوں کو اپنے اندر یہ جوش پیدا کرنے کی تحریک کی جائے لیکن ایڈیٹر "آریہ گزٹ" نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہم نے احمدی نوجوانوں کو بغیر ٹکٹ سفر کرنے کی تلقین کی ہے اور اس بارے میں میاں کرم دین کو "قابل قدر نمونہ" لکھا ہے۔ یہ ایڈیٹر آریہ گزٹ کے عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ہونے کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ بغیر ٹکٹ ریل کا سفر کرنا ان لوگوں کے نزدیک جائز ہو تو ہو۔ جو گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنا "وید مقدس" اور بانی آریہ سماج کے احکام میں سے بتلاتے ہیں۔ ہم تو اسے ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور میاں کرم دین کا باوجود بالکل تہیدست ہونے کے اس طرح سفر کرنا اس کی سخت غلطی قرار دیتے ہیں۔

اس بات کو محض اسلئے درج کیا گیا تھا کہ ایک تو سفر کے پورے اور صحیح حالات معلوم ہو سکیں۔ دوسرے اس کی بے سرو سامانی کا پتہ لگ سکے۔ ہاں یہ فروگذاشت ہوئی کہ ہم نے اس کے ناجائز ہونے کا ذکر نہ کیا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہم اپنی جماعت کو ایسا نہیں سمجھتے۔ جو اتنی موٹی بات کے جائز و ناجائز ہونے کا فیصلہ نہ کر سکے۔ اور ایک لڑکے کی غلطی کو اپنے لئے قابل عمل سمجھ لے۔

"آریہ گزٹ" اور "پرکاش" نے اس کو لیکر ہمارے مبلغین کے اخلاق پر حملہ کیا ہے۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میاں کرم دین کو کسی نے مبلغ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور وہ تو جاتے ہوئے پوچھ کر بھی نہیں گیا۔ اس کے دل میں یہاں سے ولایت پہنچ کر کوئی دینی خدمت کرنے کا ولولہ اٹھا۔ جس کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنی عمر اور حالت کے تقاضا سے اس غلطی کا مرتکب ہوا۔ اس سے ہمارے مبلغین کے اخلاق پر حملہ کرنا انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو باوجود بڑے بڑے دعوؤں اور باوجود مالدار ہونے کے گھر سے باہر نکل کر اپنے دہرم کو پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اور ہمارے مبلغین ممالک غیر کی کامیابیوں کو دیکھ دیکھ کر جلتے رہتے ہیں۔

## خلافت کے لئے گداگری

اس عنوان سے ۱۲ مئی کے الفضل میں جو نوٹ لکھا گیا تھا اور جس میں "وکیل" سے پوچھا گیا تھا کہ کیا اس نے اپنے آپکو خلافت کی گداگری سے علیحدہ رکھا ہے کہ وہ دوسروں کو اس کا مجرم بتاتا ہے۔ اسکو اخبار اثنا عشری اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں درج کرتا ہوا لکھتا ہے "الفضل کی گرفت بھی معقول ہے اسلئے کہ وکیل نے

# خطبہ جمعہ

## قومی نصب العین کے لئے جدوجہد

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۳ جون ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

**آج خطبہ پڑھنے کی وجہ**

گو پچھلے دنوں حلق کی تکلیف کے باوجود ایک ضرورت کے موقعہ پر کسی قدر لمبی تقریر کرنے کی وجہ سے پھر گلے کی شکایت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور چند دنوں سے بخار میں بھی زیادتی ہے۔ مگر چونکہ آج کا دن خصوصیت رکھتا ہے۔ اور یہ مبارک زمانہ اور مبارک مہینہ جو اس فضل کی یاد دلاتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ ختم ہونیوالا ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ کے لئے پھر ان خاص گھڑیوں کی انتظار ان لوگوں کو کرنی پڑیگی۔ جو زندہ رہینگے۔ اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ بعض باتیں سناؤں:۔

**ابتدائی غلطیوں سے گھبرانا ٹھیک نہیں**

دنیا میں انسان ٹھوکریں بھی کھاتے ہیں۔ غلطیاں بھی کرتے ہیں اور کسی پیشہ اور فن کے لوگ نہیں۔ جو غلطیاں نہ کرتے ہوں۔ مگر باوجود اس کے ان کے کام کی قدر گر نہیں جاتی۔ کوشش ضائع نہیں ہوتی۔ طالب علم جو مدرسہ میں جاتا ہے۔ کتنی غلطیاں کرتا ہے۔ وہ پہلے دن ہی علوم کا استاد نہیں ہو جاتا بلکہ پہلے دن تو اس کے منہ سے لفظ بھی صحیح نہیں نکلتے بہت بچے ہوتے ہیں۔ جو اَلِفْ کو اَلَفْ یا اُلُف یا اَلْپھ یا لِچھ اور کہتے ہیں۔ اور کبھی لام کا تلفظ یا ق کا تلفظ ادا نہیں کر سکتے۔ اور ش۔ ت۔ ع۔ ق کا ادا کرنا تو بڑی بات ہے۔ ان بچوں کا ابتدا میں ٹھوکریں کھانا استاد کے لئے ٹھوکر کا موجب نہیں ہوتا۔ کبھی تجربہ کار استاد بچے کے غلطی کرنے سے چڑتا نہیں۔ ناواقف شخص کو غصہ آئے گا۔ حتی کہ ماں باپ ناراض ہونگے۔ لیکن استاد کو غصہ نہیں آئیگا۔ اسلئے کہ ماں باپ تعلیم کے فن سے ناواقف ہیں۔ مگر استاد واقف ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ کتنے ہی لوگ ہیں۔ جو اس کے پاس آئے۔ اور وہ ابتدا میں اس نئے طالب علم سے بھی زیادہ غلطیاں کرتے تھے۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ وہ معلم ہیں۔ اور اس کے کان ان کی زبان سے اعلیٰ سے اعلیٰ لیکچر اور نکات سنتے ہیں۔ اسلئے وہ جانتا ہے کہ ابتدا میں بچے سے غلطیاں ہونا چڑنے اور غصہ ہونے کی بات نہیں یہ ابتدائی حالت کا نقشہ ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ ابتدائی حالت نطفہ کی ہوتی ہے۔ لیکن وہی ترقی کرتا کرتا آخر موسیٰ۔ عیسیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنجاتا ہے۔ پس مشاہدہ نے بتایا کہ ابتدائی غلطی مایوسی کا موجب نہیں:۔

**ابتدائی غلطی کو پسند نہیں کیا جاتا**

میرا یہ مطلب نہیں کہ استاد ابتدائی غلطی کو پسند کرتا ہے۔ نہیں۔ مگر وہ اس سے ناامید نہیں ہوتا وہ اس غلطی کے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس شخص کو اپنے سے دور نہیں کرتا۔ وہ طالب علم کی غلطیاں نکالتا ہے۔ مگر طالب علم کو نہیں نکالتا۔ وہ اسکی غلطیاں دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہتا کہ یہ ناقابل ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آج کون بڑے سے بڑا عالم ہے۔ جس کی زبان ابتدا میں اسی طرح لغزش نہ کیا کرتی تھی:۔

**طالب علم کی کونسی بات استاد کو غصہ دلاتی ہے**

مگر ایک چیز ہے۔ جو اس کے غصہ کو بھڑکاتی ہے۔ اور اسکو طالب علم سے ناامید کرتی ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ طالب علم کا مدعا کوئی نہیں خواہ ایسا طالب علم حروف کو اچھی طرح بھی ادا کرے۔ مگر اس کا حروف کو عمدگی سے ادا کرنا اسکو خوش نہیں کر سکتا۔ جبکہ اسکو معلوم ہے۔ کہ طالب علم کی نیت پڑھنے کی نہیں۔ جب تک بچہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اسوقت تک یہ کہا جا سکتا ہے کہ شاید سنبھل جائیگا۔ مگر جب یہ نظر آئے کہ اس کے دل میں علم پڑھنے سے کوئی مقصد نہیں۔ اور وہ محض شخص ہے۔ جو یہ نہ ہوا۔ تو کچھ اور سہی۔ تو پھر ایسا شاگرد استاد کی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

اگر طالب علم کا کوئی مقصد ہو۔ تو پھر استاد تمام کمزوریوں سے قطع نظر کر کے اسپر محنت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ایک دن یہ ضرور اپنے مقصد کو پالیگا۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جوں جوں عمر میں بڑھتے ہیں پڑھتے اور لکھتے ہیں مگر ان کا مدعا کچھ نہیں۔ علم آنے کے باوجود اسکی بے قدری کرتے ہیں۔ ان سے استاد مایوس ہو جاتا ہے۔ خواہ ایسے لوگ بی اے۔ ایم اے یا مولوی ہو جائیں۔ مگر ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ نہ دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ انکی مثال اس بیلچے کی ہوتی ہے۔ جو اپنے پاس پانی رکھتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ اسکو کیونکر استعمال کرے۔ اس کا علم پڑھنا بیہودہ ہوتا ہے:۔

**قوموں کی حالت بھی افراد کے مشابہ ہے**

بعینہٖ یہی حال انسانوں کا ہوتا ہے مثلاً وہ بالغ ہوتے ہیں۔ اور دین کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مگر اس کے اصل مدعا سے غافل ہوتے ہیں۔ جس طرح افراد ترقی کرتے ہیں۔ اسی طرح اقوام کی بھی ترقی ہوتی ہے۔ افراد غلطی کرتے ہیں۔ قوموں سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں۔ جس طرح افراد بچپن میں غلطیاں کرتے اور صحیح تلفظ ادا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح قوموں کی ابتدا بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔ ان کو جو سوچنے کو کہا جاتا ہے۔ ان کا دماغ اسکو سوچ نہیں سکتا۔ جس وقت ان کے احساسات کو بھڑکنے کے لئے کہا جائے۔ وہ بھڑکتے نہیں اور جب انکی شہوات کو سرد ہونا چاہیئے۔ اسوقت سرد نہیں ہوتیں۔ جس طرح ابتدا میں بچہ الف کو الپھ یا لچھ اور کہتا ہے۔ لیکن آخر صحیح تلفظ ادا کرتا ہے یہی حال قوم کا ہوتا ہے۔ قوم بھی ابتدا میں غلطیاں کرتی ہے۔ اور سینکڑوں سال کے بعد مقصد کو پاتی ہے۔ مقصد ابتدا میں حاصل نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ غلطیاں کرنے کے ساتھ مقصد آہستہ آہستہ قریب ہوتا جایا کرتا ہے۔ ابتدا میں ایک ایک صداقت سامنے آتی ہے۔ اور لوگ مانتے چلے جاتے ہیں۔ جیسے بیمار کے سامنے ایک ایک قطرہ یا ایک ایک گھونٹ۔

مگر آخر میں وہ صداقتیں ایک مجموعی صورت اختیار کرکے ایسی ہو جاتی ہیں۔ جیسے ایک ایک قطرہ جمع ہو کر ایک تالاب کی صورت اختیار کرتا ہے۔ جب صداقتیں مجموعی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ تو پھر قوم کے سامنے ایک مقصد اور مدعا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں وسعت نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس سے کام لینے کا طریق بھی مختلف ہوتا ہے۔ جس طرح تھوڑے پانی اور تالاب کے پانی سے کام لینے میں فرق ہو گا۔ اسوقت وسعت نظر کے ساتھ بہت سی جزئیات سامنے آجاتی ہیں۔ اسوقت جو شخص کسی سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ تو اپنی تمام ذمہ واریوں کو سمجھ کر اور غور کرکے ہوتا ہے۔ اور جب سمجھ لیتا ہے تو پھر کوئی کمزوری اور کوئی غلطی اسکو اس راہ سے الگ نہیں کر سکتی۔ اس سے کمزوری سرزد ہوتی۔ غلطیاں ہوتیں۔ اور اس کے کام میں سستیاں ہوتی ہیں۔ مگر ان تمام نقصوں کے باوجود اس کا قدم آگے بڑھتا ہے اور وہ مدعا کو پاتا ہے۔ اگر اس کا دینی مقصد ہے۔ تو اسکو پاتا ہے اور اگر کوئی اور غرض ہے تو اسکو حاصل کرتا ہے۔

**ہر ایک کام کا مقصد معلوم ہونا چاہیئے**

پس سب سے پہلا سوال یہ ہونا چاہیئے اور ہے کہ ہمارے اس کام کا مدعا کیا ہے۔ اگر مدعا کو درمیان سے نکالدیا جائے۔ تو تمام کام فضول ٹھیرتے ہیں۔ جب مدعا کو سامنے رکھا جائے تو کوئی کمزوری غفلت۔ غلطی درمیان میں حائل نہیں ہو سکتی لیکن جب کسی قوم کا کوئی مقصد یا مدعا نہ ہو۔ تو وہ قوم تباہ ہو گی دیکھو اسلام کی تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آئی۔ اور دوبارہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سمجھائی گئی اسلئے غور کرکے مدعا سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کو سمجھنے کے بعد کامیابی یا ناکامی کا سوال آتا ہے۔ اور جب مدعا معلوم ہو تو خواہ بظاہر ناکامی ہو۔ وہ کامیابی ہے۔ اور جب مدعا معلوم نہ ہو تو بظاہر کامیابی ناکامی ہے۔

**جنگل میں پھرنیوالے دو شخصوں کی مثال**

ایک طبیب جس کی طب کا مدار تنکچر وں پر نہیں۔ بلکہ وہ علاج جڑی بوٹی سے کرتا ہے۔ وہ جنگل میں جاتا ہے۔ اس کا جنگل میں جانے کا ایک مقصد ہے۔ وہ کئی بوٹیوں کو توڑتا اور ان کا تجربہ کرتا ہے کہ ان کے کیا اثرات ہیں۔ لیکن کئی کو توڑتا اور تجربہ کرکے چھوڑ دیتا ہے۔ اور جس بوٹی کی تلاش میں ہوتا ہے پھر لگ جاتا ہے۔ اس طرح گو اسکو ناکامی ہوتی ہے۔ مگر اس کی ناکامی ہی کامیابی ہوتی ہے۔ کیونکہ مثلاً اگر پہلے اس کے لئے سو دروازے تھے۔ تو اب ۹۹ رہ گئے۔ اور پھر ایک در کو آزمایا تو ۹۸ رہ گئے تو اس کی ناکامی اس کی کامیابی ہے کہ وہ مقصد کے قریب ہو رہا ہے۔ نادان جس وقت اسکو ناکام کہہ رہا ہے۔ دراصل اسوقت وہ کامیابی کے قریب ہو رہا ہے۔ لیکن ایک شخص ہے کہ وہ جنگل میں پھرتا ہے۔ مگر اس کو تلاش کسی چیز کی نہیں۔ نہ اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔ اگر اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں اس کے سامنے ہوں۔ تو وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھائیگا کیونکہ اس کے پھرنے کا مقصد کچھ بھی نہیں ؞

**قومی مقاصد سینکڑوں سال میں پورے ہوا کرتے ہیں**

تو کامیابی ناکامی کا معیار وہ نہیں۔ جو عام لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ کچھ اور ہے۔ عموماً لوگوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے صداقتیں آتی ہیں۔ اور انکو لیتے جاتے ہیں۔ لیکن مجموعہ پر انکی نظر نہیں ہوتی۔ حالانکہ اصل یہ ہے کہ مجموعہ پر نظر ہو اور پھر ایک مدعا معلوم ہونا چاہیئے۔ اور وہ مدعا ایک دن یا دو دن میں نہیں۔ نہ ایک نسل یا دو نسل میں حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ نسل کے بعد نسل اور پھر نسل کے بعد نسل گذرتی ہے۔ پھر کہیں کوئی قوم مقصد کو پا سکتی ہے ؞

میں تمہیں ایک صداقت بتاتا ہوں جس کو سمجھنے والے سمجھیں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جزئیات احکام اسلام پر اتنا اور ایسا عمل نہیں ہوا۔ جو بعد میں ہوا۔ حضرت عمرؓ جیسا انسان حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں نہیں۔ اپنی خلافت کے زمانے میں معمولی معمولی مسائل میں جھگڑتا ہے کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔ پس بہت سے امور کی تکمیل آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح جو مدعا ہوتے ہیں۔ ان کا پہنچانا قوم کا فرض ہوتا ہے۔ اور اس سے پھر ترقی ہوتی ہے۔ اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے ماں باپ کے ذریعہ انسان کو پیدا کیا۔ ورنہ زمین سے یونہی آدمی پیدا ہو جاتے اس کی غرض یہ ہے۔ کہ ماں باپ سے امانت کے طور پر بچے سیکھتے ہیں۔ اور اسی قومی غرض کو سیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مشن توحید پھیلانا تھا۔ مگر یہ آپ کے زمانہ میں تکمیل کو نہیں پہنچا۔ مگر اب مسیح موعود کے زمانہ میں ہوا۔ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ سب موحد تھے۔ مگر اسوقت زمانے میں توحید کی رَو نہیں چلی۔ جو آج چلی ہے۔ کہ ہر ایک ملک میں ہر ایک قوم جس کا شرک اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ بھی توحید کا اقرار کرتے اور شرک کو برا کہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ پہلے غلطی ہی۔ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور ہنسی اڑائیں اور آپ کی تکذیب کریں۔ مگر آپ جو توحید قائم کرنا چاہتے تھے۔ وہ آخر ہوئی اور اس زمانہ میں آکر ہوئی۔ اگرچہ رسول کریمؐ کے وقت میں توحید کا یہ دور دورہ نہ تھا۔ مگر کنجی آپؐ کے پاس تھی۔ اور وہ آپ نے چلائی۔ وہ آکر اب اپنے عروج میں ہے کہ سب قومیں شرک سے بیزاری ظاہر کر رہی ہیں۔ اور ابھی اور ہو گی۔ اور شرک دنیا سے مٹ جائیگا۔

**ہمارے سلسلہ کے قیام کی وجہ**

ہمارا سلسلہ ان سچائیوں کے قائم کرنے کے لئے ہے۔ جو نبی کریمؐ کے ذریعہ دنیا میں آئیں۔ اور مسیح موعود نے انکو دوبارہ زندہ کیا۔ اگر تم فرداً فرداً متقی و پرہیزگار ہو تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ ضرورت یہ ہے کہ تم سب کو معلوم ہو کہ سلسلہ کے قیام کی کیا غرض ہے اور سلسلہ کا مقصد کیا ہے۔ اور پھر اس مقصد کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور وہ محض چند یا اکثر افراد کے کرنے کا کام نہیں۔ بلکہ ساری جماعت کا کام ہے۔ اور جماعت کے ہر ایک فرد کے ذہن میں وہ مقصد ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے متفقہ کوشش ہونی چاہیئے۔ اور ایسا ہو کہ جب ہم مریں تو ہماری نسلیں اسی کوشش میں لگی رہیں۔ کیونکہ جب تک کسی قوم کا متفقہ ایک مقصد نہ ہو اور وہ ہر ایک فرد قوم کو معلوم نہ ہو۔ اسوقت

تاشدہ قوم اس مقصد کو پا نہیں سکتی۔ دیکھو فوج کے ہر سپاہی کو معلوم ہوتا ہے کہ اس فوج کا کیا مقصد ہے جس کا وہ سپاہی ہے۔ اور ہر ایک سپاہی اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ میدان جنگ میں اگر فوج کا کرنیل مر جائے تو میجر اس کی جگہ کمان کریگا اور میجر مر جائے۔ تو کپتان کمان لیگا۔ اور اسیطرح ایک سپاہی بھی کمان لیگا۔ اور وہی کام کریگا وہی کچھ سوچیگا۔ جو جرنیل یا کرنیل کرتا اور سوچتا تھا۔ اور آخر وہ سب فوج کامیاب ہوتی ہے۔ کیونکہ سب کو اپنا مقصد معلوم ہے کہ ہم نے کس مورچے کو فتح کرنا ہے۔

**اگر مدعا معلوم ہو تو مشکلات سے انسان گھبرا نہیں سکتا۔**

یہ اصول ٹھیک نہیں کہ جو فلاں کریگا۔ وہ کرینگے۔ بلکہ مقصد سب کا ایک ہونا چاہیئے اور اس کے حصول کے لئے ہر ایک ممکن کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ پس سوچو کہ تمہارا کیا مقصد ہے۔ اور اس سلسلہ کی غرض اور مدعا کیا ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہوگا۔ تو تمہارے قدم کسی خطرناک سے خطرناک مقام پر بھی نہیں ڈگمگائینگے۔ اور کوئی روک تمہارے رستہ میں حائل نہ ہوگی۔ دیکھو جو شخص یونہی سیر کرنے کو نکلے اسکو اگر آگے بڑھنے سے روکدیا جائے۔ تو وہ رک جائیگا۔ لیکن جس شخص نے مثلاً بٹالہ جانا ہے۔ اگر اسکو سڑک پر چلنے سے روک دیں تو وہ واپس نہ آئیگا بلکہ ایک دوسرے رستہ پر پڑ لیگا۔ اور اگر اس سے روکا جائیگا تو پھر دوسرے رستہ پر پڑ لیگا۔ حتی کہ وہ اپنے مقصد کو پالیگا لیکن جب مقصد نہ ہو۔ تو فوراً ایک شخص اس راستہ کو چھوڑ سکتا ہے قرآن کریم اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ جو تعلیم ہمیں ملی۔ اور جو ہمارا مقصد ہمیں بتایا گیا ہے۔ اگر ہم نے اسکو سمجھ لیا ہے تو ہم کسی وجہ سے بھی اسکو حاصل کئے بغیر نہیں رک سکتے۔ اور اگر نہیں تو پھر اس راستہ پر قدم بھی نہیں رکھا جائیگا۔

**ہمارا جو مقصد ہے اسکے حصول کیلئے خواہ نسلیں ختم ہو جائیں مگر لگے رہنا چاہیئے**

یہ دن خاص ہیں اور انہیں خدا کا وعدہ ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاکر خوب دعائیں کرنی چاہیئیں۔ ہمیں جو مرحلے طے کرنا ہے۔ اور جس مقصد کو ہم نے پانا ہے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ ہمیں کب حاصل ہوگا ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ سینکڑوں برسوں میں حاصل ہوگا یا ہزاروں میں یا لاکھوں برسوں میں یا کروڑوں اور اربوں میں ہوگا لیکن وہ خواہ کبھی ہو۔ ہمیں اسکی خاطر جب تک ہم جیتے ہیں۔ خود کوشش کرنی چاہیئے۔ جب ہم مر جائیں تو اپنی اولاد کو وصیت کر جائیں۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلا جائے۔ اگر ہم نے مدعا کو سمجھ لیا ہو تو ہم کسی کے روکے سے رک نہیں سکتے۔ چیونٹیوں کو دیکھو ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ گرمی کے موسم میں غلہ جمع کرتی ہیں۔ اگر ہزار کوشش ان کے سوراخوں کو بند کرنے کی کیجائے۔ تو وہ نہیں رکینگی۔ ایک جگہ سے بند کردو۔ دوسری جگہ سے نکل آئینگی۔ لیکن سردی میں اگر کوئی چاہے تو ایک جگہ سے سوراخ بند کرکے اگر ہزاروں برس بھی دیکھیگا تو بند ہی ہوگا۔ اسی طرح ہمیں آنحضرتؐ کی آمد اور مسیح موعود کی بعثت کی غرض کو سمجھنا چاہیئے۔ جب ہم میں ہر ایک فرد سمجھ لیگا۔ تو پھر وہ اس مقصد کے حصول کے لئے تمام کوشش کو صرف کر دیگا۔ اگر پھر کمزوریاں اور غلطیاں سرزد بھی ہوں۔ تو کوئی پروا نہیں۔ اگر مقصد معلوم نہ ہو۔ تو پھر اس کے کام بے نتیجہ اور عبث ہونگے۔ جس شخص کو مقصد معلوم ہو۔ اس کی مثال اس گیند کی نہیں ہوگی۔ جو یونہی زمین پر لڑھکتا ہے۔ بلکہ اس انسان کی ہے۔ جو ایک مقصد کے ماتحت حرکت کرتا ہے۔ وہ اگر گرتا ہے۔ تو پھر اٹھ کر چل پڑتا ہے۔ بس چاہیئے۔ کہ مدعا کو سمجھا اور یاد رکھا جائے۔

**رمضان میں قبولیت دعا کا عام اعلان**

خدا سے ان دنوں میں خاص دعا کرو۔ یہ خاص دن ہیں۔ ان میں خدا کا وعدہ ہے۔ کہ جو مانگے گا۔ اسکو ملیگا۔ ایسے ایام عوام کیلئے ہوتے ہیں۔ جو خدا کے پیارے اور محبوب ہوتے ہیں۔ ان کی دعا تو ہر وقت قبول ہوتی ہے۔ اور وہ جس وقت مانگتے ہیں۔ انکو ملا کرتا ہے۔ ماں باپ اپنے بچے کے لئے وقت مقرر نہیں کیا کرتے۔ اپنا بچہ تو جب مانگے اسکو ملتا ہے۔ اور یہ غیر کے لئے ہوتا ہے کہ جب اسکو کہا جائے۔ کہ جو مانگوگے۔ ملیگا۔ بچہ اور بیوی کیلئے ملاقات کا وقت مقرر نہیں کیا جاتا۔ غیر اگر ملنا چاہے تو اس کے لئے وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو ایسا وقت ہو کہ عام کو بھی اجازت ہو۔ تو جو پیارے اور محبوب ہوں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اپنے تعلق میں ترقی کر سکتے ہیں۔ پس اس میں سب خدا کے حضور دعائیں کر سکتے ہیں۔ اور اپنی درخواستیں پیش کر سکتے ہیں۔ پس خدا سے دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ مقصد حاصل کرنے کی توفیق دے۔ جو اس کا اسلام بھیجنے سے ہے اور جس کیلئے اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو فرمایا کہ مجھے بہت دنوں سے خیال آتا ہے۔ اگر مجھے فرصت نہ ملے۔ تو کوئی دوسرا ذہن میں رکھے۔ کہ ایک چھوٹا سا ٹریکٹ لکھا جائے۔ جس میں یہ بتایا جائے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ اور احمدی کا فرض کیا ہے۔ لوگ نیکی کرتے ہیں اور اس کام کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ مگر اس طرح نہیں۔ جس طرح ایک شخص ڈیوٹی ادا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص چور کو اتفاقاً پکڑتا ہے۔ تو اس کا پکڑنا محکمہ انسداد جرائم سے مستغنی نہیں کرسکتا۔ یا کوئی شخص کہیں گر جائے۔ اور اس کا ہاتھ ٹوٹ جائے۔ دوسرا شخص اتفاقاً وہاں سے گذرے اور پٹی باندھ دے۔ تو اس کا ہاتھ باندھنا ڈاکٹر سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں۔ جن کے سامنے ایک کام آگیا اور انہوں نے کر لیا۔ لیکن جس نے اپنی زندگی کا ایک مقصد ٹھیرایا ہو۔ وہ کبھی اس سے غافل نہیں ہو سکتا۔ اور پہلا شخص اس کا قائمقام نہیں کہلا سکتا۔

## امتحان کتب مسیح موعود

اسوقت تک اس میں شامل ہونیوالوں کی تعداد ۹۳۳ تک پہنچ چکی ہے۔ اور بھی جو بھائی شامل ہونا چاہیں۔ جلد اپنی درخواست بھیجدیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

# محمدی بیگم کے شوہر جناب مرزا سلطان محمد صاحب کا عقیدہ

خداتعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ کسی قوم یا شخص پر محض اسکے کفر، شرک یا بُت پرستی کی وجہ سے اس دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا۔ ہاں اس کے پاک بندے خداتعالیٰ کے نام کو جب دنیا میں روشن کرنا چاہتے ہیں۔ اور ظالم نا ترس ان پر ظلم کرتے۔ اور طرح طرح کے دکھ اور ایذا دیتے ہیں۔ جیسا کہ نبیوں کے قول ولنصبرنّ علیٰ ما اٰذیتمونا سے ظاہر ہے تو خداتعالےٰ کا غضب ان کیلئے بھڑکتا ہے۔ مگر چونکہ وہ غضب میں دھیما ہے۔ اور اسکی رحمت اس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ اسلئے وہ لنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون کے ماتحت بڑے تباہ کن عذاب کے نازل کرنے سے پہلے ان پر چھوٹے چھوٹے عذاب نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ ان شوخیوں اور شرارتوں سے باز آجائیں اور اگر ایمان نہ لائیں۔ تو کم از کم مخالفت اور شرارت کرنے سے ڈریں۔ اسی لئے خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ ما نرسل بالاٰیات الا تخویفاً + وصرفنا فیہ من الوعید لعلھم یتقون او یحدث لھم ذکراً۔ ولقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فاخذنٰھم بالباسآء والضرآء لعلھم یتضرعون۔ کہ خداتعالےٰ انبیاء کا مقابلہ کرنیوالوں کے متعلق جو عذاب کی پیشگوئیاں کرتا۔ اور انکو مختلف قسم کے عذابوں میں مبتلا کرتا ہے۔ تو اس کا منشاء یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ تکبر چھوڑ کر عاجزی اور فروتنی اختیار کریں۔ اور تاکہ آئندہ مخالفت کرنے سے وہ ڈریں۔ اور گذشتہ زیادتیوں پر وہ نادم ہوں اور توبہ کریں۔ جیسا کہ دوسری جگہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ کہ کفار اگر اپنے گناہوں کی بخشش چاہیں۔ تو وہ عذاب الٰہی سے اس دنیا میں بچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے دل میں کچھ خوف پیدا ہو۔ اور وہ تضرع اختیار نہ کریں، تو پھر معمولی عذابوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور یک لخت تباہ کن عذاب آجاتا ہے۔ چنانچہ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد اخذنٰھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون حتیٰ اذا فتحنا علیھم باباً ذا عذاب شدید اذا ھم فیہ مبلسون اور اخذنٰھم بغتۃً فاذا ھم مبلسون۔ کہ ہم نے انکو عذاب کے ساتھ پکڑا۔ مگر نہ تو انھوں نے خدا کے لئے کفر چھوڑ کر ایمان قبول کیا۔ اور نہ ہی انہوں نے تضرع اور فروتنی کی راہ اختیار کی۔ تب ان پر اچانک وہ عذاب نازل ہوا۔ کہ جس سے نجات کی انکو کوئی اُمید نہ رہی ٭

کجرو اور سنت اللہ سے محض ناواقف لوگ حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کو جگہ جگہ پیش کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ مرزا احمد بیگ اپنی شوخی اور بےباکی پر مصر رہکر لڑکی کی دوسری جگہ شادی کر کے جلد تر عذاب کے نیچے آگیا۔ جو اس خاندان کے لئے آیت لعلھم یتقون او یحدث لھم ذکراً کے ماتحت سخت عبرت اور خوف کا موجب بنا۔ اور بدگوئی اور استہزاء کی راہ کو ترک کر کے انھوں نے ایمان کی یا خاموشی کی راہ اختیار کی۔ پہلے تو انکی یہ حالت تھی کہ شریعت اسلام پر بھی ہنسی اڑاتے تھے یا پھر ان کے دلوں پر ایسی ہیبت طاری ہوئی۔ کہ صدقہ و خیرات صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرنے لگ گئے۔ اس خاندان کے بعض دیگر آدمیوں پر قیاس کر کے مَیں نے مرزا سُلطان محمد صاحب کا بہت بُرا نقشہ دماغ میں جمایا ہوا تھا۔ مگر مجھے جب پٹی جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سے مَیں نے ملاقات کی۔ تو مَیں نے انکو ایسا شریف پایا۔ کہ میرا دل خوشی سے بھر گیا مَیں نے انکو نہایت ہی خلیق اور متدین پایا۔ دوسرے وقت علیحدگی میں ملاقات کرنے کی میں نے ان کو تکلیف دی۔ جسے انھوں نے بخوشی منظور کیا۔ عند الملاقات مَیں نے سوال کیا کہ اگر آپ بُرا نہ منائیں۔ تو میں حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے جواب میں انھوں نے کہا۔ کہ آپ بخوشی بڑی آزادی سے دریافت کریں میرے خسر مرزا احمد بیگ صاحب واقعہ میں عین پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ مگر خداتعالےٰ غفور رحیم بھی ہے۔ اپنے دوسرے بندوں کی بھی سُنتا اور رحم کرتا ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ خداتعالےٰ نے میری زاری و دُعا کی وجہ سے وہ عذاب مجھ سے ٹال دیا۔

پھر مَیں نے ان سے سوال کیا۔ آپکو حضرت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر کوئی اعتراض ہے۔ یا یہ پیشگوئی آپکے لئے کسی شک و شبہ کا باعث ہوئی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے بھی شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ اگر پیشگوئی کی وجہ سے آپکو حضرت مرزا صاحب پر کوئی اعتراض یا شک و شبہ نہیں۔ تو کیا کوئی اور ان کے دعوےٰ کے متعلق آپکو اعتراض ہے۔ جس کی وجہ سے آپ ابھی تک بیعت کرنے سے رُکے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی انہوں نے خداتعالیٰ کو حاضر ناظر کر کے یہی جواب دیا کہ مجھے کسی قسم کا بھی ان پر اعتراض نہیں۔ بلکہ جب میں انبالہ چھاؤنی میں تھا۔ تو ہمارے رشتہ داروں میں سے ایک احمدی نے مرزا صاحب کے متعلق میرے خیالات دریافت کئے تھے۔ جس کا مَیں نے اسکو تحریری جواب دیدیا تھا۔ (وہ تحریر رسالہ تشحیذ میں چھپ چکی ہے) اس کے بعد مَیں نے ان سے پوچھا کہ جب آپکو کوئی اعتراض نہیں تو پھر آپ بیعت کیوں نہیں کرتے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس کے وجوہات کچھ اور ہی ہیں۔ جن کا اسوقت بیان کرنا میں مصلحت کے خلاف سمجھتا ہوں میں بہت چاہتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ قادیان جاؤں۔ کیونکہ مجھے حضرت میاں صاحب کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ انکی خدمت میں حاضر ہو کر تمام کیفیت بیان کروں پھر چاہے وہ شائع بھی کر دیں۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ مگر گولی لگنے کی وجہ سے جواب مجھے لاٹھیوں پر چلنے کی دقت ہے۔ یہ وہاں جلنے میں روک ہو جاتی ہے۔

خیال آتا ہے کہ اس ہیئت کے ساتھ میں کہا جاؤں۔ باقی رہی بیعت کی بات۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جو ایمان اور اعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی جو بیعت کر چکے ہیں۔ اتنا نہیں ہوگا۔ میں نے کہا خیر دل کا حال تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر بیعت دل کی حالت کی بہت حد تک شاہد ہوتی ہے جس کا جواب انہوں نے یہی دیا۔ کہ میرے بیعت نہ کرنے کے وجوہات اور ہی ہیں۔ باقی میرے دل کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اور عیسائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا۔ تا میں کسی طرح مرزا صاحب پر نالش کروں۔ اگر وہ روپیہ میں لیتا۔ تو امیر کبیر بن سکتا تھا۔ مگر وہی ایمان اور اعتقاد تھا۔ جس نے مجھے اس فعل سے روکا ؛

پھر میں نے پوچھا۔ کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کے گھر والوں (محمدی بیگم) نے کوئی رؤیاء دیکھی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ مجھ سے تو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ مگر آپ احمد بیگ (ہیڈ کلرک احمدی) کے ذریعہ میرے گھر سے دریافت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مرزا احمد بیگ صاحب نے انکو اپنے گھر بلوایا۔ اور دریافت کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ جس وقت فرانس سے انکو (مرزا سلطان محمد صاحب کو) گولی لگنے کی اطلاع مجھے ملی۔ تو میں سخت پریشان ہوئی۔ اور میرا دل گھبرا گیا۔ اسی تشویش میں مجھے رات کو حضرت مرزا صاحب رؤیاء میں نظر آئے۔ ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے۔ اور مجھ سے کہتے ہیں کہ اے محمدی بیگم یہ دودھ پی لے۔ اور تیرے سر کی چادر سلامت ہے تو فکر نہ کر۔ اس سے مجھے ان کی خیریت کے متعلق اطمینان ہو گیا ؛

ان حالات کو پیش کر کے میں صاحب انصاف لوگوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ خدا جو ارحم الراحمین ہے۔ ایسی خارق عادت تبدیلی پیدا کرنیوالے پر اگر اپنا عذاب نازل کرے۔ تو کیا یہ اس کی شان کے منافی نہیں۔ حالانکہ قوم فرعون کے معمولی اور وقتی رجوع پر بھی وہ اپنا عذاب ٹالتا رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قالوا یاایھا الساحر ادع لنا ربک بما عھد عندک اننا لمھتدون فلما کشفنا عنھم العذاب اذا ھم ینکثون۔ حضرت موسیٰ کو کہتے ہیں کہ اے ساحر اپنے رب سے دعا کر کہ یہ عذاب ٹل جائے۔ ہم ہدایت پائینگے۔ اتنے پر ہی خدا نے عذاب دور کر دیا۔ تو ایک شخص جو مرزا صاحب پر اس قدر ایمان اور اعتقاد رکھتا ہے۔ اس کا عذاب الٰہی میں گرفتار رہنا کیا سنت اللہ کے بالکل خلاف نہیں ہے ؛

مرزا صاحب موصوف کی تو یہ حالت ہے کہ کسی کے منہ سے مسیح موعودؑ کی برائی نہیں سن سکتے۔ چنانچہ مسجد میں ایک شخص نے مسیح موعودؑ کے متعلق اعتراض کیا۔ تو انہوں نے اسے بے علم نتواں خدا را شناخت کہکر روک دیا ؛

ہر ایک امر کا فیصلہ تو آسمان پر ہوتا ہے۔ بعد میں اس کا ظہور زمین پر ہوتا ہے۔ اگر زمین کے حالات بدل جائیں۔ تو آسمان کا فیصلہ بھی خدا بدل دیتا ہے جیسا کہ یونس کی قوم نے اپنی حالت کو بدلا۔ تو خدا نے بھی عذاب کا فیصل شدہ حکم بدل دیا

پس ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ حضرت یونس کی پیشگوئی غلط گئی۔ اور نہ ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط گئی۔ بلکہ حالات بدلنے کے ساتھ خدا کا حکم بھی بدل گیا۔ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت وعندہ ام الکتب۔ واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ یعنی خدا تعالیٰ مجبور نہیں ہے کہ اگر کسی خاص حالت کے ماتحت اس نے اپنا کوئی حکم صادر فرمایا ہو تو چاہے پھر ہزار حالات بدلیں۔ بیسیوں تغیر ہوں وہ اپنا حکم بدل نہ سکے۔ بلکہ وہ قادر ہے کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ وہ اپنے حکم کو بھی بدل دے۔ لیکن اکثر لوگ علم تو رکھتے نہیں۔ اور اعتراض کر دیتے ہیں ؛

خدا تعالیٰ حق کے طالبوں کو سمجھ دے اور وہ جو بات منہ سے نکالیں سوچ سمجھ کر نکالیں تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ خاکسار حافظ جمال احمد مبلغ قادیان

# احمدی بچوں کے لئے ایک عمدہ موقع

موجودہ زمانہ میں صنعت و حرفت ایک ایسی ضروری چیز ہے کہ جو قوم اس کی طرف توجہ نہیں کرتی وہ دنیاوی طور پر ترقی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ پیشہ تجارت جو نہایت کامیاب اور سودمند پیشہ ہے۔ اس کا دار و مدار اسی پر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسی قوم کی تجارت دن بدن ترقی پر ہوتی ہے۔ جو مصنوعات اور ایجادات میں دوسری اقوام سے سبقت رکھتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر اپنی جماعت کی بہتری اور بہبودی کے لئے ایک کارخانہ کا اجرا کیا گیا ہے۔ جہیں بچوں کو صنعت و حرفت کی عملی تعلیم دی جائے گی۔ اور انہیں کارآمد انسان بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو داخل کرانے کے لئے بہت جلد مجھ سے خط و کتابت کریں ؛

لڑکا پرائمری تک تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے جسے ابتدائی تین ماہ میں آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا اس کے بعد اس کا امتحان لیکر دیکھا جائے گا۔ کہ اس نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اور اسپر اس کا وظیفہ بارہ روپے ماہوار کر دیا جائے گا۔ تین ماہ کے بعد امتحان لیکر سولہ روپے اور پھر تین ماہ کے بعد بیس روپے کر دئے جائینگے۔ گویا ایک سال میں اس کا وظیفہ بیس روپے تک بڑھا دیا جائیگا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے بچوں کو داخل کرانے کے لئے مجھ سے خط و کتابت کریں ؛

زین العابدین ناظر تالیف و اشاعت قادیان

## اطلاع ضروری

۵ جون کا پرچہ تقریباً پونے دو سو احباب کو وی پی کیا گیا ہے چونکہ درمیان میں ایک دو تعطیلیں ہیں اس لئے غالب ہے کہ ... بعض احباب کو دیر سے ملیگا ... وی پی کا انتظار ...

خیال آتا ہے کہ اس ہیئت کے ساتھ میں کہاں جاؤں۔ باقی رہی بیعت کی بات۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جو ایمان اور اعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی جو بیعت کر چکے ہیں۔ اتنا نہیں ہوگا۔ میں نے کہا خیر دل کا حال تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر بیعت دل کی حالت کی بہت حد تک شاہد ہوتی ہے جس کا جواب انہوں نے یہی دیا۔ کہ میرے بیعت نہ کرنے کے وجوہات اور ہی ہیں۔ باقی میرے دل کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اور عیسائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا۔ تا میں کسی طرح مرزا صاحب پر نالش کروں۔ اگر وہ روپیہ میں لیتا۔ تو امیر کبیر بن سکتا تھا۔ مگر وہی ایمان اور اعتقاد تھا۔ جس نے مجھے اس فعل سے روکا۔

پھر میں نے پوچھا۔ کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کے گھر والوں (محمدی بیگم) نے کوئی رؤیا دیکھی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ مجھ سے تو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ مگر آپ احمد بیگ (ہیڈ کلرک احمدی) کے ذریعہ میرے گھر سے دریافت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مرزا احمد بیگ صاحب نے انکو اپنے گھر بلوایا۔ اور دریافت کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ جس وقت فرانس سے انکو (مرزا سلطان محمد صاحب کو) گولی لگنے کی اطلاع مجھے ملی۔ تو میں سخت پریشان ہوئی۔ اور میرا دل گھبرا گیا۔ اسی تشویش میں مجھے ناگہاں مرزا صاحب رؤیاء میں نظر آئے۔ ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے اور مجھ سے کہتے ہیں کہ لے محمدی بیگم یہ دودھ پی لے۔ اور تیرے سر کی چادر سلامت ہے تو فکر نہ کر۔ اس سے مجھے ان کی خیریت کے متعلق اطمینان ہوگیا۔

ان حالات کو پیش کر کے میں صاحب انصاف لوگوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ خدا ارحم الراحمین ہے۔ ایسی خارق عادت تبدیلی پیدا کر جانے پر اگر اپنا عذاب نازل کرے۔ تو کیا یہ اس کی شان کے منافی نہیں۔ حالانکہ قوم فرعون کے معمولی اور وقتی رجوع پر بھی وہ اپنا عذاب ٹالتا رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قالوا یا ایھا الساحر ادع لنا ربک بما عھد عندک اننا لمھتدون فلما کشفنا عنھم العذاب اذا ھم ینکثون۔ حضرت موسیٰ کو کہتے ہیں کہ اے ساحر اپنے رب سے دعا کر کہ یہ عذاب ٹل جائے۔ ہم ہدایت پا جائیں گے۔ اتنے پر ہی خدا نے عذاب دور کر دیا۔ تو ایک شخص جو مرزا صاحب پر اس قدر ایمان اور اعتقاد رکھتا ہے۔ اس کا عذاب الٰہی میں گرفتار رہنا کیا سنت اللہ کے بالکل خلاف نہیں ہے۔

مرزا صاحب موصوف کی تو یہ حالت ہے کہ کسی کے منہ سے مسیح موعودؑ کی برائی نہیں سن سکتے۔ چنانچہ مسجد میں ایک شخص نے مسیح موعودؑ کے متعلق اعتراض کیا۔ تو انہوں نے اسے بے علم نتوان خدا را شناخت کہکر روک دیا۔

ہر ایک امر کا فیصلہ تو آسمان پر ہوتا ہے۔ بعد میں اس کا ظہور زمین پر ہوتا ہے۔ اگر زمین کے حالات بدل جائیں۔ تو آسمان کا فیصلہ بھی خدا بدل دیتا ہے جیسا کہ یونس کی قوم نے اپنی حالت کو بدلا۔ تو خدا نے بھی عذاب کا فیصل شدہ حکم بدل دیا

پس ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ حضرت یونس کی پیشگوئی غلط گئی۔ اور نہ ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط گئی۔ بلکہ حالات بدلنے کے ساتھ خدا کا حکم بھی بدل گیا۔ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتٰب۔ و اللہ غالب علیٰ امرہ و لکن اکثر الناس لا یعلمون۔ یعنی خدا تعالیٰ مجبور نہیں ہے کہ اگر کسی خاص حالت کے ماتحت اس نے اپنا کوئی حکم صادر فرمایا ہو تو چاہے پھر ہزار حالات بدلیں۔ بیسیوں تغیر ہوں وہ اپنا حکم بدل نہ سکے۔ بلکہ وہ قادر ہے کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ وہ اپنے حکم کو بھی بدل دے۔ لیکن اکثر لوگ علم تو رکھتے نہیں۔ اور اعتراض کر دیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ حق کے طالبوں کو سمجھ دے اور وہ جو بات منہ سے نکالیں سوچ سمجھ کر نکالیں تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ خاکسار حافظ جمال احمد قادیان

# احمدی بچوں کے لئے ایک عمدہ موقع

موجودہ زمانہ میں صنعت و حرفت ایک ایسی ضروری چیز ہے کہ جو قوم اس کی طرف توجہ نہیں کرتی وہ دنیاوی طور پر ترقی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ پیشہ تجارت جو نہایت کامیاب اور سود مند پیشہ ہے۔ اس کا دار و مدار اسی پر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسی قوم کی تجارت دن بدن ترقی پر ہوتی ہے۔ جو مصنوعات اور ایجادات میں دوسری اقوام سے سبقت رکھتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر اپنی جماعت کی بہتری اور بہبودی کے لئے ایک کارخانہ کا اجرا کیا گیا ہے۔ جس میں بچوں کو صنعت و حرفت کی عملی تعلیم دی جائے گی۔ اور انہیں کارآمد انسان بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو داخل کرانے کے لئے بہت جلد مجھ سے خط و کتابت کریں۔

لڑکا پرائمری تک تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے جس کو ابتدائی تین ماہ میں آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا اس کے بعد اس کا امتحان لیکر دیکھا جائے گا۔ کہ اس نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اور پھر اس کا وظیفہ بارہ روپے ماہوار کر دیا جائے گا۔ تین ماہ کے بعد امتحان لیکر سولہ روپے اور پھر تین ماہ کے بعد بیس روپے کر دیئے جائینگے۔ گویا ایک سال میں اس کا وظیفہ بیس روپے تک بڑھا دیا جائیگا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے بچوں کو داخل کرانے کے لئے مجھ سے خط و کتابت کریں۔

زین العابدین ناظر تالیف و اشاعت قادیان

# اطلاع ضروری

۹ جون کا پرچہ تقریباً ڈیڑھ سو احباب کو وی پی کیا گیا ہے چونکہ درمیان میں ایک دو تعطیلیں ہیں۔ اس لئے اغلب ہے کہ بعض احباب کو دیر سے ملے گا۔ اس لئے گزشتہ سے پایا جاتا ہے وی پی کا انتظار کریں۔ ... المشتہر سید عزیز الرحمن قادیان

# کیا اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا؟

مخالفین اسلام کی طرف سے ہمیشہ یہ اعتراض ہوتا آیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ حال میں ایک آریہ نے بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ "اسلام بزور تیغ اور خنجر کے پھیلایا گیا"

اس بات کو ذرا سا فرق روا رکھتے ہوئے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ دراصل معترض صاحب اعتراض کرتے ہوئے ایک خفیف سی غلطی کا ارتکاب کر گئے ہیں۔ جسکو اگر درست کر دیا جائے۔ تو ان کا اعتراض یا سوال بتمامہ صحیح اور مانئیہ ہو جائے۔

آریہ صاحب سے جو غلطی سرزد ہوئی ہے۔ اسکی اصلاح کے لئے مندرجہ ذیل دو شعر کافی ہیں ؎

سُن! اگرچہ وہ تیغ تیغ آہنی ہرگز نہ تھی
خنجر اسلام ہرگز خنجر آہن نہ تھا
راستی کی تیغ تھی جو تھی مسلمانوں کے پاس
خنجر آہن نہ تھا وہ خنجر اخلاق تھا

معترض مہاشہ کے اس باطل اور بیہودہ اعتراض کے جواب میں اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے بے تعصب راستی پسند مگر محقق حضرات کے قلم سے چند حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ شہرہ آفاق مستشرق مسٹر ہالم صاحب لکھتے ہیں :-

"یہ دین اسلام بندگان خدا پر عرض کیا گیا۔ مگر کبھی ان سے جبراً نہیں قبول کروایا گیا۔ اور جس شخص نے اس دین کو بطیب خاطر قبول کر لیا انکو وہی حقوق بخشے گئے۔ جو قوم فاتح کے تھے۔ اور اس دین نے مغلوب قوموں کو ان شرائط سے بری کر دیا۔ جو ابتدائے خلقت عالم سے پیغمبر اسلام کے زمانہ تک ہر ایک فاتح نے مفتوحین پر قائم [illegible] اسلام کے موافق ہر قسم کی مذہبی [illegible] کو بخشی گئی۔ جو سلطنت [illegible] لا اکراہ فی الدین (دین میں جبر نہیں) دلیل بین ہے اس عویٰ کی۔ اسلام میں غیر مذاہب کو مذہبی آزادی بخشنے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم ہے یہ آیۃ کسی بے قابو مجذوب کی بڑ نہیں ہے۔ نہ کسی حکیم فلسفی کا خیال خام۔ بلکہ یہ اس شخص کا قول ہے۔ جو ایسی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ جو اتنی قدرت رکھتی تھی کہ جیسے اصول چاہتی نافذ کرتی دین میں بھی اور سیاست مدن میں بھی کئی ایک شخصوں اور فرقوں نے مذہبی آزادی بخشنے کی ترغیب دی ہے۔ مگر اس کے عملدرآمد کی تاکید صرف اسوقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ خود بے قابو اور کمزور ہے۔ لیکن شارع اسلام نے مذہبی آزادی کی صرف ترغیب ہی نہیں دی۔ بلکہ اسکو احکام شریعت میں داخل کیا ہے۔ بندگان خدا پر لطف اور شفقت کرنے کا اصول ہر ایک قوم کے ساتھ برتا گیا۔ جو مطیع و محکوم اسلام ہوئے۔ دیگر اقوام سے ان کے مذہبی رسوم و اعمال بلا مزاحمت بجا لانے کا معاوضہ کچھ برائے نام لیا جاتا تھا۔ اور جب ایک خراج یا جزیہ طے ہو جاتا تھا۔ تو ان اقوام کی مذہبی رسوم اور دینی عقائد میں مداخلت بیجا کرنا سراسر خلاف شرع اور حرام مطلق سمجھا جاتا تھا۔"

(تاریخ آئین سلطنت انگلستان جلد اول)

اور سُنئے :-

(۲) "بعض لوگ بلا تامل کہدیتے ہیں کہ محمدؐ کی کامیابی کا سبب تلوار اور ایسی باتوں کا جائز کر دینا ہے جو شہوت پرستی کہلاتی ہیں۔ مگر ذکر مذہب قبول کروانے کا تو ہم وہی جواب دیتے ہیں۔ جو مسٹر کارلائل نے دیا ہے۔ یعنی بزور شمشیر مذہب قبول کروانے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ تلوار حاصل کی جائے ...... اسمیں کچھ شک نہیں کہ ظلم و ستم کا استعمال ان کی زندگی میں نہیں ہوا۔ بلکہ ابتدا میں تو تلوار ان کے خلاف میں تھی۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹینکا)

(۳) ایک محقق نے اخبار ایسٹ اینڈ ویسٹ میں مدت ہوئی ایک آرٹیکل بعنوان "اسلام بطور ایک ملکی نظام کے ہے" لکھا تھا۔ جس کی چند سطریں ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

"اسلام نے کسی مذہب کے مسائل میں دست اندازی نہیں کی۔ کسی کو ایذا نہیں پہنچائی۔ کوئی مذہبی عدالت خلاف مذہب والوں کو سزا دینے کے لئے قائم نہیں کی۔ اور کبھی اسلام نے لوگوں کے لئے مذہب کو بہ جبر تبدیل کرانے کا قصد نہیں کیا۔ اور اسلام قبول کرنے سے لوگوں کو فتحمندوں کے برابر حقوق حاصل ہوتے تھے۔ اور مفتوحہ سلطنتیں ان شرائط سے بھی آزاد ہو جاتی تھیں۔ جو ہر ایک فاتح نے ابتداء دنیا سے (حضرت) محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ تک قرار دی تھیں۔

اسلام کی تاریخ کے ہر ایک صفحہ اور ہر ایک ملک میں جہاں اسکو وسعت ہوئی دوسرے مذاہب سے مزاحمت نہ کرتا پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ فلسطین میں ایک عیسائی شاعر لامارٹین نامی نے ان واقعات کی نسبت جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ بارہ سو برس بعد علانیہ یہ کہا تھا۔ کہ صرف مسلمان ہی تمام روئے زمین پر ایک قوم ہے۔ جو غیر مذہب کو آزادی سے رکھتی ہے۔"

(۴) ایک انگریز سیاح سلیڈن نامی نے تو مسلمانوں پر طعن کیا ہے کہ "وہ (مسلمان) حد سے زیادہ دیگر مذاہب کے آدمیوں کو آزادی دیتے ہیں۔"

(جویس نومسلم کے لیکچر)

اور بھی اس قسم کی صدہا شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں مگر ایک حق پسند اور سلیم الفطرت انسان کے لئے یہی کافی سے زیادہ ہیں :

معترض کی خاطر ہم ایک اور گواہ پیش کرتے ہیں۔ جو یورپین نہیں۔ اور نہ ہی کوئی سناتنی ہندو ہے۔ بلکہ آریہ ہے۔ یعنی پروفیسر رام دیو صاحب بی اے فرماتے ہیں کہ "اسلام محض تلوار سے نہیں پھیلا۔" یہ غلط ہے کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا ہے۔ اگر

مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہو۔ تو آج کوئی پھیلا کر دکھلائے (حضرت) محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اہل عرب میں کس قسم کا وشواس (یقین) بھر دیا تھا۔ اس کی ایک مثال سنئے۔

ایک غلام کو جو مسلمان ہو چکا تھا۔ اس کا آقا دھوپ میں بٹھا کر اور اس کی چھاتی پر پتھر رکھ کر پوچھا کرتا تھا کہ بتا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑیگا یا نہیں۔ لیکن غلام صاف انکار کر دیتا تھا۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایک شخص نے حملہ کیا اور پوچھا کہ بتا اب تمہیں کون بچائیگا۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا میرا خدا۔ پھر محمد صاحب نے وہی تلوار حملہ آور کے ہاتھ سے چھین کر جب اسپر حملہ کرنا چاہا اور پوچھا کہ بتا اب تمہیں کون بچائیگا۔ تو وہ گڑگڑا کر کہنے لگا۔ کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ ہی بچائیں تو بچائیں۔ محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا۔ کمبخت! خدا پر اعتقاد رکھ۔ لیکن اس گری ہوئی قوم عرب کو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کس قدر بلندی پر پہونچا دیا تھا تاریخ اس کی شاہد ہے۔ عربوں نے تمام یورپ کو فتح کرلیا۔ اور اسمیں تہذیب پھیلائی"

(اخبار پرکاش ص۱۱، ۷ مگھر سمبت ۱۹۷۷)

اب ذرا ہندو قوم کی تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھئے۔ شری مادھو آچاریہ اپنی مشہور تصنیف شنکر دگ وجے میں لکھتے ہیں:۔

"آسیتو راتو ہادری بودھا نام ورودھ بالکم
نہ ہنتیا سہنتو یو بھرتیہ اتی ادشم رِیز یا یہ"

"راجا (سودھنوا) نے ویدکے مخالف ناستکوں (جین بدھ مت والے) کے بارہ میں اپنے ملازموں کو یہ حکم دیدیا کہ ہمالیہ سے لیکر سیتو بندر الیشور تک ناستک بودھوں کے بچے بوڑھے الغرض جو بھی ملیں۔ ان سب کو مار ڈالو اور اگر میرا کوئی ملازم ناستکوں کا کما حقہ ناش کرنے سے منہ موڑے گا۔ تو اس کیلئے بھی موت کی سزا ہے"

(دیکھو براہمن سروسو ۲/۱ ص۱۴ بحوالہ شنکر دگ وجے)

جب راجا سودھنوا کے دربار میں ہندو پنڈتوں کے دربار میں ہندو پنڈتوں اور جین مت کے علماء کا مباحثہ قرار پایا۔ اور اس کے بعد جین مت والوں نے جب ہر طرح سے شکست کھائی تو راجا نے حکم دیدیا کہ میری مملکت میں کوئی بھی جین یا بدھ مذہب کا آدمی زندہ نہ رہنے پائے۔

اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہندو تاریخ میں نظر آئینگی۔ امید ہے۔ اب تو آریہ معترض پر اچھی طرح ظاہر ہوگیا ہوگا کہ تلوار کے ذریعہ اسلام نہیں پھیلا۔ بلکہ ہندو دھرم کے پھیلانے کے لئے تلوار میان سے نکالی گئی۔

فضل حسین۔ قادیان

---

## رپورٹ الفضل بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

---

اس مہینے میں ۳۷ خریدار نئے الفضل کے ہوئے اور ۲۵ بند ہوئے جنمیں سے دس بارہ دوبارہ جاری ہوگئے۔ نئے خریداروں کی تعداد تسلی بخش کہی جا سکتی ہے۔ اگر بند ہونیوالی تعداد بھی اسی کے قریب قریب ہو۔ وی پی کی عدم وصولی یا قیمت نہ ادا کرنے کیوجہ سے عموماً الفضل بند ہوتا ہے۔ ہمارے دوست اسطرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ماہ اپریل میں ۴۲ خریدار ہوئے تھے اور یہ مہینہ جو رمضان المبارک کا مہینہ تھا جسمیں خیرات کی طرف خصوصیت سے توجہ ہوتی ہے ہمارے دوستوں کا الفضل کی توسیع اشاعت کے سوال کو نظر انداز کرنا قابل نظر ثانی ہے۔

مفصلہ ذیل احباب نے نئے خریدار دئیے (۱) جناب نیاز محمد خان صاحب سب انسپکٹر کراچی ۱ خریدار (۲) جناب محمد اکبر صاحب کلرک ڈیرہ غازیخان ۱ خریدار (۳) جناب سخاوت علی صاحب شاہجہانپور۔ ۱ خریدار (۴) جناب الہی بخش صاحب سیالکوٹ ۱ خریدار (۵) جناب غلام نبی صاحب ادھوال ۱ خریدار (۶) مستری نور محمد صاحب سید والہ ۱ خریدار۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور دوسروں کو ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔

مینجر الفضل قادیان

---

## (اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## احمدیہ فرنیچر کمپنی

یہ کمپنی ہر قسم کا سامان میز۔ کرسی الماری وغیرہ حسب فرمائش عمدہ اور پختہ لکڑی شیشم و تُن کا مال ارزاں قیمت پر صرف ارتی روپیہ منافع پر فروخت کرتی ہے۔ عام تاجروں کو گھر بیٹھے تسلی بخش مال پہنچ سکتا ہے۔ ورنہ بڑے بڑے ہوشیار تاجروں کو اکثر گیر ڈالا گیا۔ کبھی لکڑی کا خام اور کہنہ وجود لگا گراں قیمت پر دستیاب ہوتا ہے۔ مگر یہ کمپنی ان امور سے بفضلہ تعالےٰ پاک و صاف رکھ کر اعلیٰ سے اعلیٰ مال مہیا کریگی۔ تاجروں اور عام خریداروں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ اس کمپنی کا کارخانہ بریلی اسلئے کھولا گیا ہے۔ کہ شیشم اور تُن کا جنگل قریب ہے۔ علاوہ اس کے لکڑی کی ارزانی اور یہاں کے کاریگر سالہا سال کے مشاق اور تجربہ کار ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ جو مال کمپنی سے روانہ ہوگا۔ اس قیمت پر آپکو کیسے ہی ہوشیار اور تجربہ کار تاجر میں کبھی دوسری جگہ سے پڑتا نہیں کہا جا سکتا۔ جن احمدی احباب کو اسمیں شرکت منظور ہو۔ قواعد شرکت اس پتہ پر طلب فرمادیں حامد حسین خان صاحب ناظر۔ محلہ خیر نگر میرٹھ۔ بالفعل اس کمپنی کی شاخیں منصوری۔ بریلی۔ میرٹھ۔ پشاور۔ قادیان کھولی گئی ہیں۔ مال طلبی اس پتہ پر ہو

احمدیہ فرنیچر کمپنی شاہدانہ روڈ بریلی

## روغن مسیحائی

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خان صاحب احمدی رئیس شاہ آباد کا ہے جنہوں نے ۲۱ سال تجربہ کیا ہے جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اسکے کھانسی اور نزلہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسوقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خالی ہے اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے قیمت فی شیشی عمر ہمارے [illegible] المشتہر سید عزیز الرحمٰن قادیان

گورنمنٹ برطانیہ نے

## وصیت

چونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔ میری عمر تخمیناً پچاس سال ہے۔ مجھ کو خیال اس قسم کا پیدا ہوا کہ ممکن ہو کہ میری فوتیدگی کے بعد میرے لواحقین میں تنازعات پیدا ہوں بخیال رفع تنازعہ مابعد منظر وصیت کرتا ہے کہ میری جائداد بعد فوتیدگی میرے اس طرح پر منقسم کی جاوے۔ میں اپنی بیوی کو زیورات بالعوض زر مہر ادا کر چکا ہوں۔ وہ زیورات اس کی ملکیت رہینگے۔ ایک منزل دوکان پختہ واقعہ بازار منڈی جس میں میری اسوقت نشست ہے معہ ایک حویلی ملحقہ دوکان مذکور محمد عبدالرحمن میرے فرزند کلاں کی ملکیت ہوگی۔ دوسری حویلی جس میں میری رہائش ہے۔ معہ ایک دوکان معروف دوہٹہ جو اسوقت بہ قبضہ شنبورام بانیہ ساکن ماچھی واڑہ کرایہ دار ہے۔ مملوکہ مسمیان محمد عبدالستار و محمد شریف احمد بحصہ مساوی ہوگی۔ اور دس مرلہ اراضی موضع قادیان ضلع گورداسپور جو بغرض تعمیر مکان خریدی ہوئی ہے ملکیت میری بیوی معہ دختران و دیگر اہل کنبہ درنصف و محمد شریف احمد درنصف رہائش کیلئے ہوگی۔ باقیماندہ اراضیات و باغ و مکان و دوکان کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیکر باقی حصہ کے مالکان بموجب قرآن شریف کے میری دختران و فرزندان و دیگر اہل کنبہ ہونگے۔ اور اگر میرا کوئی حقدار مذہب اسلام ترک کر دیوے۔ تو وہ اپنی جائداد منقسمہ متذکرہ سے محروم تصور ہوگا۔ اس کی جائداد متروکہ کے مالکان بموجب قرآن شریف کے دیگر وارثان ہونگے۔ میرے کسی حقدار کو سوائے انجمن احمدیہ کے میری جائداد متذکرہ کے کسی قسم کے انتقال کا اختیار نہ ہوگا۔ البتہ وہ جائداد کے منافع سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ میرا ارادہ خانہ کعبہ کی طرف حج کرنے کا ہے۔ خدانخواستہ اگر منظر اپنی زندگی میں اس ارادہ سے محروم رہے۔ تو وہ اخراجات حج جائداد متذکرہ سے وضع کئے جاوینگے۔ اور جو کتب ہائے دینی و طب میرے پاس ہیں۔ [illegible] محمد شریف میرے فرزند خورد کا ہوگا۔ چھوٹے لڑکوں کی تعلیم و شادی میرے بڑے لڑکوں کے ذمہ ہوگی۔ بعد تحریر اس وصیت کے منظر کا کوئی منصوبہ پیش ہوگا کہ اس وصیت کو تبدیل و منسوخ کر سکے۔ یہ منظر نے بصحت عقل و قائمی حواس خمسہ خود تحریر کی ہے۔ فقط یکم مئی ۱۹۲۱ء

**العبد**

حکیم عبداللہ ولد شیخ نظام الدین قریشی ماچھی واڑہ ضلع لودھیانہ بقلم خود

**گواہ شد**

چوہدری عطاء الہی سیکرٹری انجمن احمدیہ غوث گڈھ

**گواہ شد**

حکیم عبدالرحمن قریشی ماچھی واڑہ ضلع لودھیانہ

**گواہ شد**

چوہدری غلام محمد سفید پوش غوث گڈھ بقلم خود

میرا مطلب مذہب اسلام سے تعلیم مسیح موعود قادیانی پر عمل کرنا ہے۔ عبداللہ احمدی ولد نظام الدین

## درثمین فارسی مکمل

الحمدللہ درثمین فارسی جیبی تقطیع۔ نہایت صحت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کے ۲۰۸ صفحے میں چھپ گئی ہے۔ خاکسار عرصہ چار سال سے اسکے مرتب کرنے میں مصروف تھا۔ اسپر اسقدر وقت صرف ہونے کی وجہ یہی ہے کہ سابقہ درثمینوں کی نقل نہیں کی۔ بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اصل تحریرات اور اصل ایڈیشنوں کی کتب و اشتہارات وغیرہ کو اور بدر و الحکم وغیرہ اخبارات کو بالترتیب دیکھا۔ اور ہر شعر و غزل کو تاریخ اشاعت کے لحاظ سے بالترتیب جمع کیا ہے۔ اس طریق پر بحمداللہ مجھ کو قریباً پونے دو سو شعر و مصرع حضرت کی اصل تحریرات سے بالکل نئے ملے ہیں۔ جو پہلے کسی ثمین یا درمکنون وغیرہ میں شائع نہیں ہوئے۔ قیمت اس مجموعہ کی ۱۲/ ہے۔

محمد یامین تاجر کتب قادیان

## شاہ آباد کے مشہور و معروف اعلیٰ قسم کے آم

امسال آم بالکل کمیاب ہیں۔ مگر ہم نے بدقت تمام شائقین احباب کی خاطر سامان کیا ہے۔ اور یہ بھی تاکہ جلد پہنچے اور راہ میں چوری وغیرہ سے محفوظ رہنے کا اطمینان بخش انتظام کیا ہے۔ آم بمبئی لنگڑا وغیرہ چیدہ قیمت فیصد ۱۵ روپے محصول وغیرہ بذمہ خریدار۔ آرڈر صاحب ممدوح کے پتہ پر جلد ارسال کیجئے۔ انشاء تعمیل ہوا کریگی۔

بمعرفت حکیم مولوی انوار حسین خانصاحب رئیس اعظم شاہ آباد ضلع ہردوئی ملک اودھ

المشتہر:۔ خاکسار سید عزیز الرحمن

## الخطبہ ۳

سید قوم کی دو لڑکیوں کے رشتہ کے لئے جو اچھی خوش شکل امور خانہ داری سے واقف اور معمولی تعلیم یافتہ ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ خوش شکل تعلیم یافتہ صاحب روزگار لڑکے قوم سے سید ہوں۔ ورنہ مغل پٹھان قریشی قوم سے ہوں۔ بہت جلد ناظر امور عامہ کے نام درخواست کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

## پیتل کے منقش سروتے

(جنکی تعریف الفضل کے ایڈیٹر صاحب نے بھی فرمائی ہے)

پانی پت کے بنے ہوئے یہ پیتل کے منقش نفیس دلفریب اور نئے سروتے مخصوص طور سے ممتاز۔ قابل تعریف اور ہندوستانی صنعت کا بہترین نمونہ ہیں۔ انکی عمدگی۔ دلفریبی۔ نفاست۔ پائداری اور پختگی کی تعریف دو درجن سے زیادہ سربرآوردہ اخبارات و رسائل نے بذریعہ ریویو کی ہے۔ یہ پیتل کے ڈھلے ہوئے ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کے نقش و نگار سے مزین اور آراستہ ہیں۔ اور اسقدر خوشنما۔ سبک۔ نفیس اور چمکدار ہیں کہ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ دھار کا لوہا تیز پکا اور اعلیٰ قسم کا ہے۔ کلاں کی قیمت علاوہ محصول ۱/۸ خورد کی ایک روپیہ ہے۔ اگر سروتے اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس فرما کر قیمت منگالیں۔ چاندی کے عجیب موتیوں کا نمونہ ھر کے ٹکٹ بھیجکر ضرور منگائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد انوار الدین۔ پانی پت محلہ انصار

# ہندوستان کی خبریں

**مسٹر محمد علی کا معافی نامہ** بھڑوچ - ۴ جون - گوجرات خلافت کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے وائسرائے کی تازہ تقریر کے متعلق کہا - لاریب ہم نے اپنی تقاریر کے بعض حصص کی بے جا حرارت پر افسوس کیا ہے - مگر یہ اظہار افسوس ہم نے تحریک ترک موالات کے سامنے کیا ہے - نہ کہ اس حکومت سے جس کے ذمہ ابھی جلیانوالہ باغ اور رینگنے کے چلنے کے حکم کا معاوضہ دینا باقی ہے ❊

**گرنتھ صاحب سے بدیشی غلاف اتارے جائیں** گوردوارہ کمیٹی امرتسر نے سکھوں سے استدعا کی ہے کہ شہیدان ننکانہ صاحب کے دن گرنتھ صاحب کے غیر سودیشی غلاف اتار کر سودیشی غلاف پہنائے جائیں - نیز جملہ سکھ صاحبان اس دن صبح کی دعا میں گاڑھے کے کپڑے زیب تن کریں - اور بدیشی کھانڈ کے کڑاہ پرشاد کے چکھنے سے پرہیز فرمادیں ❊

**ایڈیٹر اور جائنٹ ایڈیٹر اکالی کو سزا** سردار پرتاب سنگھ بی اے ایڈیٹر اور سردار ہیرا سنگھ جائنٹ ایڈیٹر "اکالی" کے خلاف زیر دفعہ ۱۷۹ سردار سردول سنگھ کویشر کے مقدمہ میں شہادت نہ دینے کے متعلق توہین عدالت کے جو مقدمات قائم ہوئے تھے ان کا فیصلہ مسٹر سی کننگ نے سنا دیا - اور دونوں اصحاب کو چھ چھ ماہ قید محض کی سزا دی ❊

**واقعہ ننکانہ کا ذکر** ہوس آف لارڈز میں لارڈ سڈنہم کے سوال کا جواب دیتے ہوئے لارڈ پارلیمنٹ میں لٹن نے اثبات پر زور دیا کہ ننکانہ صاحب میں پچھلے دنوں جو فساد ہوا تھا - اس کی کوئی پولیٹکل اہمیت نہیں ہے - گورنمنٹ کا اس معاملہ کے ساتھ سوائے امن بحال کرنے اور مزید خونریزی کو روکنے کے لئے تدابیر اختیار کرنے کے کسی طرح کوئی تعلق نہ تھا - یہ کہنا کہ سرکاری افسران کی اسمیں کسی طرح کی شرکت تھی - ایک شرمناک لائبل ہے ❊

**حکومت اور سکھ گوردوارے** سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ سکھ گوردواروں کے مجوزہ قانون کے متعلق کونسل میں اتفاق رائے نہیں ہو سکا - اسلئے حکومت نے اس سے دست برداری اختیار کر لی ہے - تاوقتیکہ کونسل کا کوئی ممبر خود قانون کا مسودہ تیار کر کے کونسل میں نہ پیش کرے ❊

تعزیرات ہند میں اوقاف کے متعلق ایسی دفعات موجود ہیں - جن کی مدد سے گوردواروں میں حسب لخواہ اصلاح عمل میں لائی جا سکتی ہے عدالت عالیہ اخراجات مقدمہ میں کمی کرنے کے لئے عنقریب احکام جاری کرنیوالی ہے ❊

**ڈی اے وی کالج کو عطیہ** ریاست بوشہر ضلع شملہ کے وزیر اعظم ٹھاکر سکھ چین سنگھ جی نے ڈی اے وی کالج کو آٹھ ہزار روپیہ دان دیا ہے ❊

**دہلی کا مقدمہ قتل** سشن جج دہلی نے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ ۲ جون کو سنا دیا - اور مجھاں کو قاتل سمجھ کر پھانسی کی سزا دی اور دیگر ۸ ملزموں کو رہا کر دیا ❊

**فجی سے ہندوستانیوں کی واپسی** شملہ ۲ جون - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جہاز گنگا ۹۹۷ ہندوستانی تارکان وطن کو فجی سے لیکر ۲۴ مئی کو چل پڑا ہے - جس کے کلکتہ میں پہنچنے کی امید ۱۸ جون کو کی [illegible] ❊

**مہم کوہ ایورسٹ میں ایک شخص مر گیا** دارجیلنگ ۷ جون - قلب کی حرکت بند ہو جانے سے ڈاکٹر کیلس کا فوت ہو گئے ❊

**چار امیدوار کونسل کی ناکامی** مراد آباد اور شاہ جہان پور کی طرف سے جمعیدار جی امیدوار کنیٹ کھڑا ہوا تھا جسکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ صرف ۲۵ رایوں کی کمی کیوجہ سے چمیدار صاحب رکن منتخب نہ ہو سکے ❊

**ابن ظفر علیخان کی معافی** پیسہ اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر اختر علی ابن مسٹر ظفر علیخان سابق ایڈیٹر زمیندار نے شملہ جا کر حکومت پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر سے معافی مانگی - کہ اس کے خلاف مجوزہ قانونی کارروائی نہ کی جائے - وہ آئندہ زمیندار میں ایسے مضامین نہ چھپنے دیگا - جیسے پچھلے دنوں چھپ چکے ہیں - زمیندار نے گول مول الفاظ میں اس کی تردید کی ہے - لیکن پیسہ اخبار نے پھر اسپر زور دیا ہے ❊

**برساتی ہوا** شملہ ۹ جون - برساتی ہوا مالابار میں بڑے زوروں پر ہے - اب اڑیسہ اور بہار میں پہنچ گئی ہے - ۵ جون کو شملہ میں برساتی ہوا زور سے چل رہی تھی - تازہ ڈاک جہاز خبر لایا ہے کہ بحیرہ عرب میں برساتی طوفان بڑے زور سے نمودار ہو رہا ہے ❊

**آسام سے قلیوں کی واپسی** چاندپور ۹ جون ۱۴۳۵ قلی جنہیں شیر خوار بچے اور عورتیں بھی ہیں - جہاز کے ذریعہ پر واپس بھیجے گئے ہیں یہ مزدور گوالنڈو پہونچیں گے - وہاں حکام ایسٹ بنگال ریلوے ان کو آسن سول تک پہنچا دینگے - اب تقریباً ایک ہزار قلی چاندپور میں رہ گئے ہیں - ان کے لئے جہاز کا انتظام کیا جا رہا ہے - کریم گنج میں ایک ہزار قلی پڑے ہوئے ہیں ❊

**پریس ایکٹ کمیٹی کا کام ختم** شملہ ۸ جون - پریس ایکٹ کمیٹی مظہر ہے کہ اس نے شہادت قلمبند کرنا ختم کر دیا ہے - اور اب وہ اپنی سفارشات تیار کرنے میں مصروف ہے - جو امید ہے اس ماہ کے اخیر تک تیار ہو جائینگی - کل ۱۷ سے زیادہ گواہوں کی شہادت لی گئی - اکثر گواہان نے رائے ظاہر کی ہے - کہ پریس ایکٹ کو بالکل منسوخ کر دیا جائے - اور موجودہ معمولی قوانین میں ایسی ترمیم کی جائیں - کہ جن سے اخبارات میں سڈیشن کے خلاف مناسب تحفظ مہیا ہو سکے - اخبار قوانین کے متعلق کمیٹی زیر صدارت [illegible] عنقریب کام شروع کر دیگی ❊

**گورنمنٹ انگورا اور مسلمانان ہند** مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے اخبارات میں اعلان کرایا ہے کہ اگر گورنمنٹ برطانیہ نے کمال پاشا کے خلاف کوئی مہم

# ممالک غیر کی خبریں

## حکومت انگورہ اور انگلستان

رپورٹر کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلطنت انگلستان حکومت انگورہ کے خلاف جنگی کارروائی کرنے پر آمادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلطنت انگورہ نے لندن کے عہدناموں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسیران جنگ کی واپسی سے انکار کردیا ہے۔ اور تمام انگریزی جہازوں کا اناطولیہ کی بندرگاہوں میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے۔

اس خبر کی تائید ہوگئی ہے کہ سلطنت انگورہ نے ایک ہندوستانی کو جاسوسی کے الزام میں مار ڈالا ہے۔

## انگورہ میں ایک ہندوستانی کو پھانسی

قسطنطنیہ سے ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ قوم پرستوں نے ایک برطانوی ہندوستانی رعایا مصطفے صغیر کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی دیدی۔ صغیر کے متعلق انگریزی گورنمنٹ کی عرضداشتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ حالانکہ برطانیہ نے یہ معاہدہ کرلیا تھا کہ صغیر کو ترکی قیدیوں کے معاوضہ میں واپس کردیا جائیگا۔ انتہا پسند قوم پرستوں کا خیال یہ ہے کہ وہ انگریزوں سے برسرپیکار ہیں۔

## مصطفے کمال کو

قسطنطنیہ۔ انگورہ سے ایک تار میں مرقوم ہے کہ قوم پرست ترکوں کو بالشویک امداد کو ماسکو سے بیس ملین پونڈ ترکی (سکہ زر) موصول ہوئے ہیں۔ اور انگورہ کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی کل رقم مخصوص جنگی اخراجات پر صرف کریگی۔

## یونانی صلح چاہتے ہیں

قسطنطنیہ کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ [illegible] کو یونانیوں نے [illegible] معتدل ترکوں کی وساطت سے اس کی کوشش کی تھی کہ لنڈن کی کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق آپس میں کوئی تصفیہ کرلیں۔ لیکن انگورہ کے قوم پرست ترکی اخبارات نہایت حقارت سے اس تجویز کو مسترد کرتے ہیں۔ اور ان کا بیان ہے کہ صلح صرف اسی صورت میں ہوسکتی ہے۔ جبکہ یونانی ترکی علاقوں سے اپنے تمام دعاوی چھوڑدیں۔

## فسادات مصر سے نقصان جان

حال ہی میں مصر میں جو بدامنیاں ہوئی ہیں۔ ان میں جانوں کے نقصان کی کیفیت یہ ہے۔ ۵۰ دیسی باشندے ۱۴ یونانی تین اطالوی اور ایک فرانسیسی۔

## نہر سویز کا نفع

پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ نہر سویز کمپنی کو سال گذشتہ ۲۶ کروڑ ستر لاکھ فرینک نفع ہوا۔ اس سے توقع کی جاتی ہے کہ نہر کے محصولات میں کمی کردی جائیگی۔

## انور پاشا اور افغانستان

مارننگ پوسٹ کو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ انور پاشا بدری بے کے ہمراہ جو قسطنطنیہ میں پہلے اعلےٰ پولیس افسر تھے ماسکو سے برلن واپس آگئے ہیں۔

برلن جانے کی غرض بظاہر یہ ہے کہ گولی بارود خرید کریں۔ اور کابل میں گولی بارود بنانے کے لئے انجنیروں کی خدمات حاصل کریں۔

انور پاشا کو امید ہے کہ وہ بیکار جرمن انجنیروں اور سابق فوجی سپاہیوں کی خدمات حاصل کرینگے۔ جو افواج افغانی کو آراستہ کرنے اور ترتیب دینے میں مدد دیں۔

معلوم ہوا ہے کہ جمال پاشا کے پاس [illegible] کابل میں اہم ترک افسر مصروف کار ہیں۔

## عراق عرب میں پولیٹیکل مجرموں کو معافی

لنڈن یکم جون۔ عراق عرب کے ہائی کمشنر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تمام پولیٹیکل مجرموں کو جن کا سنہ ۱۹۲۰ء کے فسادات کے ساتھ تعلق تھا (سوائے حکومت کے تنخواہ دار ملازمان (جن کے متعلق فرداً فرداً فیصلہ کیا جائیگا) اور قریباً ۱۹ اشخاص کے جو مفرور ہیں۔ اور جن کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ وہ شرمناک جرائم کے ارتکاب اور اعانت کے لئے ذمہ دار ہیں۔) عام معافی کا اعلان کردے۔

## جرمنی نے قرضہ کی پہلی قسط ادا کردی

نیویارک سے موصول شدہ ایک تار مظہر ہے کہ جرمنی کی طرف سے زر معاوضہ میں سے ۴۴۴۷۴۳۰۰ ڈالر کی پہلی قسط آج امریکہ کی معرفت اتحادیوں کو ادا کی گئی۔

## سلیشیا میں لڑائی

جرمن جرنیل نے سلیشیا میں پولینڈ والوں پر حملہ کرکے کئی دیہات پر قبضہ کرلیا ہے۔

## برطانیہ کے کان کنوں کی ہڑتال

گورنمنٹ کی پیش کردہ تجاویز پر کان کن اور کانوں کے مالک دونوں بحث کررہے تھے لیکن معلوم ہوا ہے کہ کان کنوں کی انتظامی کونسل ان تجاویز کو نامنظور کرتی ہے۔ اس اثناء میں ہڑتال کی وجہ سے ۔۔۔ ۔۔۔ ملک کی تجارت اور صنعت و حرفت رک گئی ہے مانچسٹر میں بہت سی کانوں پر تالا پڑا ہوا ہے۔ کاروبار بند ہوتا جاتا ہے۔

## عراق عرب کے باشندوں کو الٹی میٹم

لنڈن ۳ جون۔ محکمہ جنگ کی طرف سے دریائے زیریں فرات کے علاقہ میں رہنے والے باشندوں کو ایک الٹی میٹم بھیجا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر اس الٹی میٹم کی شرط کی تعمیل نہ کی گئی۔ تو حملہ کردیا جائیگا۔

## طلعت پاشا کے قاتل کی رہائی

برلن ۲ جون۔ ارمنی نوجوان تہلرین جس پر طلعت پاشا کے قتل کا مقدمہ چل رہا تھا۔ اسکو رہا کردیا گیا ہے۔ اس نے ارمنوں کے قتل کی بہت سی داستانیں عدالت کے سامنے بیان کیں۔

## مصطفےٰ کمال پاشا کا عزم فرانس

لنڈن ۳ جون۔ پیرس کا تار ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا کا مشرق قریب کے معاملات پر گفت و شنید فرانس کے ساتھ بحث کرنے کے لئے پیرس آنے کا ارادہ ہے۔

## ایران سے برٹش افواج کی واپسی

لنڈن ۳ جون۔ شمال مشرقی ایران کو برٹش فوج نے بالکل خالی کردیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الحکم کے لئے شائع ہوا)